حی علی الصلوٰۃ

راجا رشید محمود

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ

راجا رشید محمود

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ

(شاعر کا نواں اردو مجموعہ نعت)

شاعر	راجا رشید محمود
	صدر ایوانِ نعت رجسٹرڈ، لاہور
	ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور
پروف خوانی	شمیم اختر، کوثر پروین
کمپوزنگ	مدنی گرافکس، نیو انارکلی لاہور
طباعت	نیو فائن پرنٹنگ پریس، لاہور
نگران طباعت	راجا اختر محمود
	(مینجر ماہنامہ "نعت" لاہور)
اشاعت اول	۱۶ مئی ۱۹۹۸
ہدیہ	۱۰۰ روپے

ناشر

نعت کدہ

اظہر منزل۔ نیو شالامار کالونی، ملتان روڈ، لاہور

کوڈ: ۵۴۵۰۰

(فون: ۷۴۶۳۶۸۴)

کیا ہو ذکرِ صلّی اللہ اِک اِک شعر میں جس نے
کوئی تو سامنے محمودؔ کے معجز نگار آئے

شہرِ کرم مدینۂ منوّرہ کے رُوحانی گورنر

سیّدُ الشُّہدا سیّدِنا حمزہ رضی اللہ عنہ

کے نام

جو چاہیں تو مجھے سال میں ایک سے زیادہ بار حاضری کی اجازت مرحمت فرمادیا کریں

مطلب یہ ہے کہ آؤ درودِ رسول ﷺ کو
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ ہے مدحت درود کی

لوح

وہی خُوش بخت جنّت میں قریبِ مُصطفیٰؐ ہو گا (۳۱)

جو چاہو خُود کو خلّاقِ جہاں کا ہم نوا رکھنا
درودِ سرورِ کونین ﷺ ہی سے واسطہ رکھنا (۳۳)

درود صبح تجلّی تو حُسنِ شام درود
پڑھو نبیؐ مکرّمؐ پہ تم مُدام درود (۳۵)

آقا و بندہ، پیمبرؐ اور مَیں
وہ، درود پاک اُن پر، اور مَیں (۳۷)

زمزمے صَلِّ عَلیٰ کے، روزِ محشر اور مَیں
میرے حامی، میرے ناصِر، میرے یاور، اور مَیں (۳۹)

بتہِ دل سے جو کوئی فرد مُشتاقِ زیارت ہے
تو واحد راستہ "صَلِّ عَلیٰ احمد" کی کثرت ہے (۴۰)

دنیا میں روز و شب ہے اگر آرزو درود
ہو گا بروزِ حشر مری آبرو درود (۴۲)

درود آقا ﷺ پہ، جو عزّ و شان والے ہیں
اُنھی کے زیرِ نگیں سب جہان والے ہیں (۴۴)

درود لب پہ لیے جب کوئی غلام آئے
تو اُس کے واسطے اِعلانِ عفوِ عام آئے (۴۶)

درودِ پاک کے صدقے میں رب کو اُس پہ پیار آئے
اگر اعمالِ بد پر کوئی بندہ شرمسار آئے (۴۸)

کیسے نہ پیش کرتا رہُوں بیش تر درود
نخلِ ثنائے مُصطفیٰ ﷺ کا ہے ثمر درود (۵۰)
کیسے ہماری سمت نہ ہو اِعتنا کا رُخ

ہے جانبِ درود جو ما و شما کا رُخ (۵۲)

پہلے تو جانتا نہ تھا، کیا ہے سرُور و حظ
مجھ کو درود ہی نے دیا ہے سرُور و حظ (۵۴)

کرم نُما ہُوا اُن پر مِرا خُدا کیا کیا
رہے درود میں جو لوگ نغمہ زا کیا کیا (۵۷)

اُٹھتی رہی ہیں دل سے صدائیں درود کی
طیبہ میں جی کو بھائیں فضائیں درود کی (۶۰)

صلوات میں مصروف اگر کوئی بشر ہو
کیسے نہ وہ اللہ کا منظورِ نظر ہو (۶۲)

جس نے درود نام کو سُن کر پڑھا نہ ہو
اُس کی طرف ہمارا ذرا اِعتنا نہ ہو (۶۴)

فضلِ خُدا و لطفِ شہِ انبیاؐ ہُوا
مجُھ سے درود جب سرِ محشر ادا ہُوا (۶۶)

صلوات سے اعلیٰ نہ ہُوا اور نہ ہو گا
ایسا تو وظیفہ نہ ہُوا اور نہ ہو گا (۶۹)

ہر حرف میرے دل پہ رقم ہے درود کا
اور ورد میری رُوح میں ضم ہے درود کا (۷۱)

مَیں نے درود پڑھ کے نبی ﷺ کی دُہائی دی
تو رنج و غم سے مجُھ کو خُدا نے رہائی دی (۷۳)

حکمِ فرضیّتِ صلوات جو قرآنی ہے
اِس کی تعمیل میں چہروں کی درخشانی ہے (۷۵)

زیبا مرے حضور ﷺ کو ہے سروری کا رُوپ
اُن پر درودِ پاک مری بہتری کا رُوپ (۷۸)
یہ بتاتا ہے کلامِ حق میں فرمانِ صلوٰۃ

ذاتِ والا ہے مرے آقاؐ کی شایانِ صلوٰۃ (۸۰)
فرد وہ فرطِ مسرّت سے نہ کیوں جائے گا پھول
ہو گیا جس کا درود آقا ﷺ کی خدمت میں قبول (۸۲)
پڑھتے ہُوئے درود' نگاہیں جُھکائیے
نظروں سے ہر فرازِ جہاں کو گرائیے (۸۴)
اشکوں سے تُو بصورتِ گوہر درود بھیج
یادِ نبیؐ میں ایسے' نبی ﷺ پر درود بھیج (۸۶)
وردِ درودِ پاک ہے رحمت کا راستہ
آقا حضور ﷺ کے درِ دولت کا راستہ (۸۸)
وردِ درودِ پاک ہُوا ہم نشینِ شوق
عظمت کا آسماں بنی ہے زمینِ شوق (۹۰)
اثر درودِ نبی ﷺ کا یہ دیکھا بھالا ہے
مُقدّرات کو صَلِّ علٰی نے ٹالا ہے (۹۲)
بھاتی ہے ہم کو تو فقط لذّت درود کی
اللہ جانتا ہے حقیقت درود کی (۹۴)
درود ہی نہ پڑھا جب تو زندگی بے سود
بغیر اِس کے جو گزری ہے' وہ گھڑی بے سود (۹۶)
انعام اگر حشر کے ہنگام دیا جائے
صلوات گزاروں میں مرا نام دیا جائے (۹۹)
رب اور ملاءکہ سے ملا کر صدا ذرا
اپنے عُلُو کو اپنے تصوُّر میں لا ذرا (۱۰۱)
کسی نے جب لیا نامِ نبی ﷺ' درود پڑھا
اِدھر جو نعت بھی میں نے کہی' درود پڑھا (۱۰۳)
اپنی آنکھیں وردِ صَلَّی اللہ میں نم کیجیے
یُوں مُداوائے الم' درمانِ ہر غم کیجیے (۱۰۵)
جس کے لب پر نغمۂ صَلِّ علٰی آیا نہیں

اُس کو خلّاقِ جہاں نے طیبہ پہنچایا نہیں (۱۰۷)
ہے وردِ درود ایک ہی علامت مرے رب کی
کیا جانیے' کیا اِس میں ہے حکمت مرے رب کی (۱۰۹)
جو جان لو' ہے کہاں تک رسا درود شریف
تو پڑھتے جاؤ تا روزِ جزا درود شریف (۱۱۱)
ہماری زندگی سے غم کا رشتہ تو مسلسل ہے
مُداوائے الم لیکن درودِ پاکِ مُرسل ﷺ ہے (۱۱۳)
لب پہ ہے جو درود کی مشعل
دل میں روشن رہے وہی مشعل (۱۱۵)
درودِ پاک پڑھنا جن کا ٹھہرا امتیاز اکثر
رہے آلائشِ دُنیا سے وہی تو بے نیاز اکثر (۱۱۷)
مقبولِ بارگاہ عمل ہدیۂ درود
ہے سب سعادتوں کا بدل ہدیۂ درود (۱۱۹)
ہم نے صلوات کو جب حُسنِ ہُنر جانا ہے
تو اِسی رُخ سے مُقدّر کو سنور جانا ہے (۱۲۱)
جو صلوٰۃِ مُصطفٰی ﷺ کے گیت ہی گاتا رہا
داد و تحسیں وہ فرشتوں تک سے بھی پاتا رہا (۱۲۳)
درود اپنا شناسا ہو گیا ہے
ہمیں یوں حوصلہ سا ہو گیا ہے (۱۲۵)
اِس درجہ ہے محبّت اثر حلقۂ درود
رکھتا ہے لُطف و کیف دگر حلقۂ درود (۱۲۷)
محبّت وجہِ خُوشحالی بھی ہے' غم کا مداوا بھی
صلوٰۃ آقا ﷺ پہ پڑھنے کا سکھاتی ہے سلیقہ بھی (۱۲۹)
بھیجے درود صاحبِ قرآن ﷺ کے لیے
فرمان ہے یہ صاحبِ ایمان کے لیے (۱۳۱)
لب پہ ہو درودِ شہِ اَبرار ﷺ عزیزو!

حیّ علی الصلوٰۃ

ذوقِ صلوات گزاری دیا ہم کو کس نے
اِس رہِ راست پہ دوڑایا قلم کو کس نے
کر دیا اپنی محبّت کے سبب، قُدرت سے
لائقِ صَلِّ عَلٰی نُورِ رقدم کو کس نے
ہم سے پڑھوا کے صلوٰۃ آقا و مولا ﷺ پہ، کیا
مائلِ لُطف شہِ عرب و عجم ﷺ کو کس نے
ذوق کیا ہم کو دیا صَلِّ عَلٰی کہنے کا
عام اس طرح کیا اپنے کرم کو کس نے
باغِ صلوات میں یہ کس نے کہا تھا، چکوں
ملکِ مومن کی، کیا باغِ ارم کو کس نے
وِردِ صلوات میں تسکین کی صُورت دے دی
دُور فرمایا غم و رنج و الم کو کس نے
جو درود آپ ﷺ پہ بھیجے، اُسے رحمت گھیرے
مرتبے بخشے ہیں یہ شاہِ اُمم ﷺ کو کس نے
پڑھ کے صلوات، یہ چلتا ہی چلا جاتا ہے
سرنگوں ایسے کیا میرے قلم کو کس نے
کس جگہ پہلے ہُوئی صَلِّ عَلٰی کی محفل
یُوں اٹھایا تھا محبّت کے عَلَم کو کس نے

جب کہے حیَّ علیٰ، چرخ کو جھک کر دیکھے
ایسی بخشی ہے بلندی سرِ خم کو کس نے

کون خود بھیجتا ہے سرورِ عالم ﷺ پہ درود
لامکاں بخشا ہے آقا ﷺ کے قدم کو کس نے

جب درود آقا ﷺ پہ بھیجا کسی رنجیدہ نے
اُس کی قسمت سے کیا دُور الم کو کس نے

ہاتھ پھیلے ہوں، جھکا سر ہو، لبوں پہ ہو درود
ادب اِس طرح سکھا رکھا ہے ہم کو کس نے

کس نے محمودؔ کے ہونٹوں کو دیا ذوقِ درود
دید کا شوق دیا دیدۂ نم کو کس نے

حیَّ علی الصّلوٰۃ

ہُوا جو عُقدہ کُشا ہدیۂ درود و سلام
مرا عقیدہ رہا ہدیۂ درود و سلام

ہمارے واسطے فرضِ مؤکّدہ ٹھہرا
زِ روئے وحیٔ خدا ہدیۂ درود و سلام

مرے لبوں پہ مُقدّر سے روز رہتا ہے
بہ اقتضائے خُدا ہدیۂ درود و سلام

رفیق جس کی رہی معصیت کی بیماری
اسے ہے حرفِ شفا ہدیۂ درود و سلام

حضورِ سرورِ کونین ﷺ پیش کرتا ہوں
بہ استجابِ دُعا ہدیۂ درود و سلام

ملا نجُوم و مہ و مہر کا سلام اُسے
وظیفہ جس کا ہُوا ہدیۂ درود و سلام

ہمارے ہونٹ رہیں ناعتِ حبیبِ خُدا ﷺ
رہے دلوں کی صدا ہدیۂ درود و سلام

خدا جو نورِ بصیرت عطا کرے، تو کریں
بہ ذوق و شوق ادا ہدیۂ درود و سلام

قبول ہو گا کہ توبہ قبول جس کی ہُوئی
بعہدِ ترکِ خطا ہدیۂ درود و سلام

یہ کام کرتا ہے اللہ بھی، فرشتے بھی
میں کیا ہوں، کیا ہے مرا ہدیۂ درود و سلام

سند ملی مجھے "فورا" جنابِ باری سے
جو میں نے پیش کیا ہدیۂ درود و سلام

بنی ہے رُوح مری مدحتِ نبی ﷺ کے لیے
ہے میری جاں کی نوا ہدیۂ درود و سلام

رسائی ہو جو دیارِ حضور ﷺ میں اپنی
ہو دست بستہ ادا ہدیۂ درود و سلام

کیا تھا پیش تو لاھور کی فضاؤں میں
ہُوا مدینے رسا ہدیۂ درود و سلام

مرے عزیز! تجھے ہے جو پیار آقا ﷺ سے
تو پیش کرتے ہیں، آ، ہدیۂ درود و سلام

وہ امتحانِ لحد ہی میں ہو گیا ناکام
کہ جس کے لب پہ نہ تھا ہدیۂ درود و سلام

کہاں ملے گا ہمیں خُلد کے لذائذ میں
جو دے رہا ہے مزا ہدیۂ درود و سلام

مَیں پیش کرتا رہا بارگاہِ سرور ﷺ میں
قبول ہوتا رہا ہدیۂ درود و سلام

مرے کریم ﷺ جو فرمائیں کچھ کرم مجھ پر
کریں قبول مرا ہدیۂ درود و سلام

مَیں پیش کرتا چلا رہا تھا طیبہ میں
حرم سے تا بہ قُبا ہدیۂ درود و سلام

زمانہ دیکھے گا محمودؔ کے مقدّر کو
شعار جس کا ہُوا ہدیۂ درود و سلام

حیّ علی الصلوٰۃ

پڑھیں نہ کس لیے اہلِ وفا درود و سلام
نبی ﷺ کے پیار کا ہے اقتضا درود و سلام

اُسی کو کیسے نہ ہم اپنا رہنما مانیں
کہ سب سے پہلے خُدا نے پڑھا درود و سلام

محبّتیں اسی صُورت میں رنگ لاتی ہیں
کہ ہے ہدیۂ اہلِ وفا درود و سلام

وہی حیات مقامِ نبی ﷺ سے واقف ہے
کہ جس حیات سے ہے آشنا درود و سلام

کرم نُما ہُوا الطافِ خالق و مالک
حضورِ شاہ ﷺ میں جب بھی پڑھا درود و سلام

نمازِ عشق کی دی ہے اذان جب مَیں نے
اک ایک شعر مرا بن گیا درود و سلام

بروئے پاکِ نبی ﷺ پیش کرتا رہتا ہے
ہمارا یہ دلِ درد آشنا درود و سلام

شمار جتنا ہے اعداد کا زمانے میں
مری طرف سے ہو اُس سے سوا درود و سلام

لحد میں جاؤں تو ان پر نگاہ پڑتے ہی
پڑھوں بہ پیشِ نبی ﷺ برملا درود و سلام

مجھ ایسے عاصی و خاطی کو بھی، قسم رب کی
نبی ﷺ کے شہر میں لے کر گیا درود و سلام

حضورِ شافعِ روزِ شمار ﷺ جب بھی پڑھا
ہُوا ہے دافعِ رنج و بلا درود و سلام

بجا نہ لاؤں میں خالق کا شُکر کیوں، کہ ہوئی
جوارِ شعر کی ساری فضا درود و سلام

میں جا کے پڑھتا رہوں عمر بھر مدینے میں
ببارگاہِ حبیبِ خُدا ﷺ درود و سلام

وصالِ حق نہ ہُوا الفتِ نبی ﷺ کے بغیر
رہِ سلوک کی ہے ابتدا درود و سلام

یہی صلوٰۃ ہے معراج مومنوں کے لیے
پڑھیں نہ کیسے یہ صبح و مسا درود و سلام

ہم ایسے، ان کا مقامِ رفیع کیا سمجھیں
خدائے پاک نے جن پر پڑھا درود و سلام

ہاں! خوش نصیب تھے پہلے اکابرِ مِلّت
وظیفہ جن کا شب و روز تھا درود و سلام

سیاہ فردِ عمل اُس کی، صاف ہو پل میں
کرے جو پیش بہ صدق و صفا درود و سلام

سعادتوں کا یہی ورد ہی تو باعث ہے
عقیدتوں کا ہُوا مُنتہا درود و سلام

خطر رہے نہ قیامت کا کچھ، حبیبِ خدا ﷺ
کریں قبول جو محمودؔ کا درود و سلام

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ

درود ہی نے ہمیں زندگی سے پیار دیا
اسی وظیفے نے عرفانِ کردگار دیا

حجابِ ذات اُٹھا جس کے واسطے، اس نے
درود پڑھنے کو خوش قسمتی قرار دیا

پڑھا درود رسولِ خدا ﷺ پہ صبح و مسا
کچھ اِس طرح سے عبادت کو اِختصار دیا

شمارِ سبحۂ صلوات تھا ہمارا شعار
مگر حضور ﷺ نے ہم کو تو بے شمار دیا

یہ کام اُس کا، اُسی ذاتِ کبریا کا ہے
ہمیں تو ذوقِ درود اُس نے مستعار دیا

درود جب بھی بُروئے رسولِ پاک ﷺ پڑھا
تو ہاتھ ہم نے بُروئے خدا پسار دیا

جب امتحانِ درودِ حضور ﷺ میں بیٹھے
نتیجہ اُس نے تو ہر بار خوشگوار دیا

نہ بے قرار ہوئے ہم جو طبعِ دنیا میں
ہمیں اشاعتِ صلوات نے قرار دیا

اسی سے ہو گئی اُمّید مغفرت کی ہمیں
شمارِ صَلِّ علیٰ نے جو اِنکسار دیا

ہمیں شدائدِ حالات سے خطر کیسا
درودِ پاکِ پیمبر ﷺ نے جب حصار دیا

درود پڑھنے میں پھر ہو سکی نہ کوتاہی
ہمیں خُدا نے عمل پر جو اختیار دیا

درود پڑھتا ہے جا جا کے وہ مدینے میں
خدا نے جس کو تخیُّل کا راہوار دیا

مذاقِ صَلِّ عَلٰی کیا دیا خدا نے ہمیں
حدیثِ پاکِ پیمبر ﷺ پہ اعتبار دیا

وہ بے وقار نہ ہو گا، خدائے برتر نے
درودِ پاک کے صدقے جسے وقار دیا

سکھا کے صَلِّ عَلٰی، وہ لگن مدینے کی
قرار دے کے مجھے، قلبِ بے قرار دیا

خدا کی ذات نے دنیا میں اور عُقبٰی میں
مجھے درودِ پیمبر ﷺ پہ انحصار دیا

درود اُن پہ --- وہ اصلاحِ حال کو آئے
وگرنہ لوگوں نے تو حوصلہ ہار دیا

درود پڑھتے رہے، روشنی نظر کو ملی
رہِ دیارِ نبی ﷺ نے جو کچھ غبار دیا

کیا خدا نے جو ہم کو درود میں مصروف
تو گویا خُلد میں جانے کا اختیار دیا

ہماری قبر پہ پڑھنا درود کی تسبیح
نہ پھول، اور نہ رکھنا سرِ مزار دِیا

مجھے درُود میں محمودؔ کر دیا مشغول
تو میرے بخت کو اللہ نے سُدھار دیا

حیّ علی الصلوٰۃ

کرم کریم اگر تیرے حال پر کر دے
درودِ پاک ترا مطلعِ نظر کر دے

ترا درود رسا ہو حریمِ آقا ﷺ میں
صبا کے طیَر کو اپنا پیام بر کر دے

مرے خدا! مجھے شغلِ درود کے صدقے
رسولِ پاک ﷺ کی اُلفت سے بہرہ ور کر دے!

پڑھوں درود تو اتنا درود اُن پہ پڑھوں
جو قلب و روح کو سرکار ﷺ کا نگر کر دے

اُسے نصیب ہو عرفان اسمِ اعظم کا
درودِ پاک میں جو زندگی بسر کر دے

درود پڑھ وہی جس میں سلام شامل ہو
جو صیغہ ہے، اُسے چاہے تو مختصر کر دے

اے ذوالجلال! نبی ﷺ پر درود کے صدقے
دلوں سے دُور زمانے کے سارے ڈر کر دے

ہو دل شگفتہ تو ہو روح بھی مری سیراب
جو ابرِ صَلِّ عَلٰی میری چشم تر کر دے

رسا بہارگہِ حضرتِ حبیبِ خُدا ﷺ
مری نگاہ کو یہ وِردِ حق نگر کر دے

درود پڑھتا ہے، روتا ہے ہجرِ طیبہ میں
کوئی نبی ﷺ کو مرے حال کی خبر کر دے

درِ رسول ﷺ پہ اشکوں سے ہو درود و سلام
خدایا! یُوں مری آنکھوں کو مُعتبر کر دے

تجھے بھی شغلِ درودِ حضُور ﷺ میں رکھے
کرم جو شوق ترا، ترے حال پر کر دے

درود ورد ہے ایسا کہ اپنی کثرت سے
شبیہِ روضہ کو آئینۂ نظر کر دے

یقیں کے ساتھ جو پڑھیے تو ہے یقیں مجھ کو
گناہ گاری کا زائل یہ سب اثر کر دے

یہ دیکھ، تیرا مُقلِّد درود پڑھتا ہے
خدایا! اس کے مُقدّر کو اوج پر کر دے

مٹائے سے بھی یہ دل سے نہ مٹ سکے اے دوست!
درودِ پاک کو یُوں نقش کالحجر کر دے

ہوں بعدِ موت کی آسان مُشکلیں ساری
مدد مری، مرا ذوقِ درود اگر کر دے

وہ جا رہے ہیں دیارِ حضُور ﷺ کو زائر
درودِ پاک کچھ اِن کا بھی ہم سفر کر دے

نہ طور اور طریقے کا ہے گھمنڈ وہاں
کرم درود کا جس کو بھی نکتہ ور کر دے

درودِ پاک سے اِس سرزمینِ پاک میں بھی
ہماری تیرہ شبوں کی خُدا سحر کر دے

تو نظم و نثر میں محمودؔ سعیٔ پیہم سے
درودِ پاک کا چرچا نگر نگر کر دے

حیّ علی الصّلوٰۃ

خُود آگہی یہی ہے تو ربّ آگہی یہی
پڑھنا درود، میرے لیے ہے خوشی یہی

تنہائی میں بھی روز رہا شاغلِ درود
موقع ملا تو بات بھی میں نے کہی یہی

نامِ نبی ﷺ کو سُن کے نہ پڑھنا درودِ پاک
بدبختیاں یہی تو ہیں، ہے گمرہی یہی

عظمت درود کی جو کُھلی، دل نے دی صدا
بڑھ کر ہر آگہی سے ہے اِک آگہی یہی

غفلت شعار کرنا درودِ رسُول ﷺ سے
دیں سے گریز ہے یہی، پہلُو تہی یہی

حلقہ درود کا ہُوا قائم یہاں، تو ہے
اُمّید گاہِ نفع و جہانِ بہی یہی

جو بات ہے مری، نہیں خالی درود سے
خامی جو کہہ رہے ہو تو خامی سہی یہی

قدمین میں حضور ﷺ کے، پڑھنا درودِ پاک
سوچو تو ہے جہان کی شاہنشہی یہی

آواز آئے، "کون تھا، پڑھتا تھا جو درود"؟
فرمائیں مجھ کو دیکھ کے آقا ﷺ "یہی یہی"

دیدِ رسولِ پاک ﷺ کی حالت میں ہو درود
خواہش ہمیشہ سے مرے دل میں رہی یہی

بھولا درود، یا نہیں بھولا مجھے درود
ناآگہی یہی ہے مری، آگہی یہی

عصیاں شعار تو ہے، مگر ہے درود خواں
فرمائیں گے حضور ﷺ مری دلدہی یہی

محمودؔ میرے دل میں ہے عظمت درود کی
ہر ذکرِ غیر سے تو رہا ہے تہی یہی

حیَّ علَی الصّلوٰۃ

کس نے کہا ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
حکمِ خدا ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

اُلفت کی مملکت کا، محبّت کے دیس کا
فرمانروا ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

اُمّت کی مغفرت کے لیے جو کیا گیا
وہ فیصلہ ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

شرف اُس کو علم عظمتِ انسانیت کا ہے
جو جانتا ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

اَحکام تو خدا نے بہت اور بھی دیئے
سب سے جُدا ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

جس نے دکھائی مومنوں کو راہِ مغفرت
وہ رہنما ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

مومن کھنچے ہُوئے چلے آتے ہیں اِس طرف
اک کہربا ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

حل اُس کے مسئلے ہُوئے، جو ہے درود خواں
عُقدہ کشا ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

بندے کے اور خالق و مالک کے درمیاں
اک واسطہ ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

جنّت میں قُربِ سرورِ عالم ﷺ ہے انتہا
اور ابتدا ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

جس میں درود پڑھتا نظر آرہا ہے رب
وہ آئنہ ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

دُنیائے بے ثبات کی فانی ہر ایک شے!
رازِ بقا ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

اِس پر عمل ہمارے لیئے نا گزیر ہے
حکمِ خُدا ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

کرتا ہوں مَیں بھی صَلِّ عَلَی الْمُصْطَفٰی کا وِرد
جب سے پڑھا ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

محمودؔ جانتے ہو! وہ خود ہے درود خواں
جس نے کہا ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

حیَّ علی الصلوٰۃ

الفت کا ہے عنواں "وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"
صلوات کی بُرہاں "وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"

بندے کی عقیدت ہے درود آپ ﷺ پہ پڑھنا
خالق کا ہے فرماں "وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"

ہے "نعت" ستارہ تو قمر "صَلِّ عَلٰی" ہے
خُورشیدِ درخشاں "وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"

پڑھتا ہُوں کبھی "صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا" جب
کہہ اُٹھتا ہے وجداں "وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"

لکھّوں گا مقالہ جو درودِ نبوی ﷺ پر
باندھوں گا مَیں عنوان "وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"

پڑھتا ہے درود آقا و مولا ﷺ پہ خُدا بھی
کہتے ہُوئے، ہاں ہاں! "وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"

ہر پھول کے لب پر ہے سخن صَلِّ عَلٰی کا
ہے سرِّ گُلستاں "وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"

لب پر جو مرے "صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی" ہے
تو قلب میں پنہاں "وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"

حامل ہے درود عظمت و شوکت کا ۔ اگرچہ
ہے آپ ﷺ کے شایاں "وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"

آوازۂ صلوات جو پھیلا ہے جہاں میں
ہے اِس کا سبب' ہاں! "وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"

کیوں ہو نہ درود اپنی عقیدت کا ہدیّہ
ہے اُلفتو رحماں "وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"

مَیں صَلِّ عَلٰی پڑھتے ہُوئے خُلد کو جاؤں
ہو مرکزِ ایماں "وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"

پڑھتا ہے درود آقا و مولا ﷺ پہ جب انساں
فرماتا ہے رحماں "وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"

تعمیرِ محبّت کی جو بُنیاد ہے صلوات
عنواں ہے نمایاں "وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"

محمودؔ درود آپ ﷺ پہ پڑھتا ہے وہ' جس کا
قرآں میں ہے فرماں "وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ[1]

درود خواں کو یہ محشر میں فائدہ ہو گا
کہ اُس پہ سایہ فگن عرشِ کبریا ہو گا

عبادتوں پہ بھروسا کریں گے اہلِ وَرَع
ہمیں درودِ پیمبر ﷺ کا آسرا ہو گا

خدا کا سامنا کرتے ہُوئے قیامت میں
مَیں جب درود پڑھوں گا تو کیا مزا ہو گا

درود لب پہ' عمل میں ہو اِتّباعِ نبی ﷺ
تو خضرِ راہ نہ کیوں اُن کا نقشِ پا ہو گا

درود خوانوں کو اپنے' وہ بخشوا لیں گے
یہ معجزہ بھی قیامت میں رُونما ہو گا

کروں گا تا دمِ آخر درودِ پاک کا وِرد
مِرے لبوں سے وظیفہ نہ یہ جُدا ہو گا

میں ایسی نعت پڑھوں گا' درود ہو جس میں
اک ایک شعر مِرے دل کا آئنہ ہو گا

بروزِ حشر' بہ پیشِ خُدا' بوقتِ حساب
درودِ پاکِ نبی ﷺ پہ ہی فیصلہ ہو گا

وہاں درود کی عادت ہی فائدہ دے گی
لحد میں جبکہ پیمبر ﷺ کا سامنا ہو گا

مری زباں سے درود و سلام جاری ہے
یہ خوف ہی نہیں، روزِ نشور کیا ہو گا

جو روز و شب ہے شمارِ درود میں مشغول
حسابِ روزِ قیامت سے ماورا ہو گا

صلوٰۃ لب پہ ہمارے، تو دل میں حُبِّ صلوٰۃ
ہمارے آگے یہ باغِ بہشت کیا ہو گا

ملے گی فردِ عمل دستِ راست میں تجھ کو
اگر درود یہاں اِس سے لکھ چکا ہو گا

جو پائے گا تجھے محشر میں وہ درود بہ لب
.تو کیوں نہ تیری عقیدت سے خوش خدا ہو گا

کشائشیں ہیں اُسی کی، درود جس نے پڑھا
ہر آدمی اُسے حیرت سے دیکھتا ہو گا

درود ہی تو ہے واحد ذریعۂ بخشش
سروشِ خلد نے وجدان سے کہا ہو گا

درود پڑھتے رہیں گے بلا توقّف ہم
ہمارا حشر میں جس وقت "وائیوا" ☆ ہو گا

بہشت میں بھی محافل درود کی ہوں گی
پہنچ گئے جو وہاں، اور کام کیا ہو گا

شبانہ روز جو صلوات بھیجے گا محمودؔ
وہی رموزِ محبّت سے آشنا ہو گا

☆Viva (زبانی امتحان)

حیّ علی الصلوٰۃ

درود اُن پر، زیادہ جس کسی نے بھی پڑھا ہو گا
وُہی خوش بخت جنّت میں قریبِ مُصطفیٰ ﷺ ہو گا

نَدامت کا جو آنسو میرے دامن پر گرا ہو گا
درودِ پاک کی خاتم کا گوہر بن گیا ہو گا

درودِ پاک کن کیفیّتوں میں پڑھ رہا ہو گا
درِ آقا ﷺ پہ جب محمودؔ خوش قسمت پڑا ہو گا

لبوں پر مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ ہو گا تو کس کے؟
وہ جس پر فضلِ خالق اور لُطفِ مُصطفیٰ ﷺ ہو گا

تجھے کہتا ہے جُملے خیر مقدم کے جو خود رضواں
کبھی حرفِ درود آقا ﷺ پہ تُو نے پڑھ لیا ہو گا

صلوٰۃِ پاک کی ہوں گی ضیائیں میری نظروں میں
فروزاں میرے دل میں یادِ طیبہ کا دیا ہو گا

جو قبلِ وِردِ صَلَّی اللّٰہ تھا تعزیر کا جُملہ
اشارہ مغفرت کا پھر وہی فقرہ بنا ہو گا

رہے گا جس کے ہونٹوں پر درودِ مُصطفیٰ ﷺ جاری
کرم اُس پر خدائے پاک کا بے انتہا ہو گا

وہی پائے گا عرفانِ حقیقت کی منازل کو
رہِ صَلِّ عَلٰی پر جو عقیدت سے چلا ہو گا

درودِ پاک پڑھنے میں نہ غفلت ہو ذرا سی بھی
وظیفہ ہے یہی، جو دافعِ رنج و بلا ہو گا

مَیں پڑھتا ہوں درود آقاؐ پہ، محشر میں جو دیکھو گے
مِرا رنگِ پذیرائی عجب حیرت فزا ہو گا

نبی ﷺ کے نام کو سُنتے ہی تُم صَلِّ عَلیٰ پڑھنا
جو ہو گا سَہو تو فی الفور سجدہ بھی ادا ہو گا

درود ان پر، مِری امداد کو پہنچیں گے خود سرور ﷺ
فرشتوں کی طرف سے لفظِ پُرسش جب ادا ہو گا

بنے گا آخرش اُس کا درودِ پاک سرنامہ
محبّت کی ریاست کا جو آئینِ وفا ہو گا

رہے گا رشتۂ صلواتِ پیغمبر ﷺ فَقَط باقی
کسی شے سے تعلّق، رابطہ، جو ہے، فنا ہو گا

گدا ہیں ہم، سخی تجھ کو سمجھتے ہیں، دعا دیں گے
درودِ تاج، لے بابا سُنا، تیرا بھلا ہو گا!

درود آقا ﷺ پہ ہم پڑھتے رہے روزِ قیامت بھی
ہمیں جو ڈھونڈتا پھرتا تھا، وہ رِضواں رہا ہو گا

کوئی ہر شعر میں اپنے، درودِ پاک کہتا ہے
کسی انساں نے دنیا میں نہ یہ پہلے سُنا ہو گا

قسَم کھا کر درودِ پاک کی، محمودؔ کہتا ہوں
کرے گا وِرد جو اِس کا، وہ طیبہ تک رسا ہو گا

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ

جو چاہو خود کو خلّاقِ جہاں کا ہم نوا رکھنا
درودِ سرورِ کونین ﷺ ہی سے واسطہ رکھنا

سمجھ لو، یہ زمانہ خاص ہے ورد و وظائف کا
وظیفہ تم درودِ پاک کا صبح و مسا رکھنا

صلوٰۃِ پاک پڑھنا تم بہر ساعت بہر حالت
اور اپنی ذات کو اِس وِرد ہی سے آشنا رکھنا

جو لب وا ہوں تو آوازِ درود اُن سے نکلتی ہو
خدا کے سامنے پھیلائے دامانِ دُعا رکھنا

درود آقا ﷺ پہ سب سے بڑھ کے پڑھنے والے کہلاؤ
تم اپنا مطمحِ قلب و نظر اِس طور کا رکھنا

جو ہے حکمِ درود اُس کا، کرو تعمیل پھر اُس کی
اگر چاہو خدائے لم یزل سے رابطہ رکھنا

اُسی کو واقفیّت ہے درودِ پاکِ آقا ﷺ سے
جسے آتا ہو اُن کے در پہ خود کو جُبّہ سا رکھنا

لبوں کو تر کیے رکھنا درودِ پاکِ سرور ﷺ سے
تخیّل کو رسولِ پاک ﷺ کا مدحت سرا رکھنا

نکیرین آ کے جب پُوچھیں تو گھبراہٹ نہ ہو دل میں
لبوں کو تم فَقَط صَرفِ درودِ مُصطفیٰ ﷺ رکھنا

"خدا کا ایک بندہ تھا" - "درود آقا ﷺ پہ پڑھتا تھا"
یہ دو فقرے تم اپنی لوحِ تربت پر لکھا رکھنا
درود آقا و مولا ﷺ کا، بنے ہونٹوں کی زیبائش
دلِ مجوؔر کو یادِ نبی ﷺ میں نغمہ زا رکھنا
حیاتِ مُستعار اللہ نے تم کو عطا کی ہے
درودِ پاک کا تم صَرف اِس میں مشغلہ رکھنا
درودِ پاک سے بے اعتنائی؟ اے معاذَ اللہ!
عزیزانِ گرامی! خود کو پابندِ وفا رکھنا
محبّت دل میں ہو اُن کی، لبوں پر ہو درود اُن کا
رسُولِ پاک ﷺ کا دستار میں تم نقشِ پا رکھنا
لبوں کو صرفِ تکرارِ درودِ پاک کر لینا
سر آنکھوں پر مرے سرکار ﷺ کی تم خاکِ پا رکھنا
اگر حسنات کا پلڑا تمھیں محسوس ہو ہلکا
تو روزِ حشر ہونٹوں پر رواں صَلِّ عَلٰی رکھنا
نبی ﷺ کا نام سُن کر بھی نہیں پڑھتا درود اُن پر
کوئی بدبخت ایسا ہو تو اُس سے ربط کیا رکھنا
عمل حکم درودِ پاک پر کرنا عقیدت سے
مگر اِس باب میں تم شافعیؒ کو رہنما رکھنا
کوئی دن بھی نہ خالی ہو درودِ پاک پڑھنے سے
دلِ محمودؔ کو یا رب! تو پابندِ وفا رکھنا!!

حیّ علی الصلوٰۃ

درود صُبحِ تجلّی تو حُسنِ شام درود
پڑھو نبیِّ مکرّم ﷺ پہ تُم مُدام درود
کسی نے دیکھی کہیں قدرِ مشترک ایسی؟
خدا کا کام درود، اور میرا کام درود
تمام عمر فراغت رہی اُنھیں غم سے
کہ پڑھنے والوں کو رکھتا ہے شاد کام درود
نبی ﷺ کا نام اِدھر لو، پڑھو درود اُدھر
ہے اسمِ سرورِ عالم ﷺ کا التزام درود
قبولیت نہ ہو اِس کی؟ یہ غیر ممکن ہے
وظیفے جتنے ہیں، اُن سب کا ہے امام درود
نہ اس سے زیست کا خالی ہو ایک لمحہ بھی
حضورِ شاہِ مدینہ ﷺ ہو صبح و شام درود
حضورِ پاک ﷺ کی نظرِ کرم ہوئی، تو ہُوا
قبولِ خاطرِ خلّاقِ ذُوالکرام درود
اَبَد کے بعد بھی ممکن نہیں کہ ختم ہو یہ
کہ پاگیا ہے کچھ اِس طرح سے دوام درود
بہ پیشِ خالقِ کونین حمد ہے لب پر
رسُولِ پاک ﷺ کی خدمت میں ہے سلام، درود

قبولیت کی سَنَد اُس کو بھیجتے ہیں نبی ﷺ
جو بھیجتا ہے کوئی آپ کا غلام درود

خدا کرے کہ ہو ہر شخص اس کا دلدادہ
مرے حضور ﷺ کی اُلفت کا ہے پیام درود

رسُولِ پاک ﷺ کے قدموں میں ہے جبیں سائی
مَوَاجَہہ میں ہے اپنا جو استلام درود

اگرچہ کرتے ہیں دونوں ہی ایک کام، مگر
ہے عجز اپنا تو خالق کا ابتسام درود!

عُمْق سے دل کے، نہ اُبھریں اگر الفاظ
تو گویا پڑھتے ہیں ہم سب برائے نام درود

نہ ختم وہ ہے، نہ محمودؔ ختم یہ ہوگا
عطا ہے کام نبی ﷺ کا، تو میرا کام درود

حیّ علی الصّلوٰة

آقا و بندہ، پیمبر ﷺ اور مَیں
وہ، درودِ پاک ان پر، اور مَیں

لب، درُود، اکرام ابرِ التفات
یادِ طیّبہ، آنکھ، گوہر اور میں

حشر، حدّت، پیاس میں وردِ صلوٰة
نہر، ساقی، جامِ کوثر اور میں

میری نعتوں کا ہے پس منظر درود
نُور کا ہے پیش منظر اور میں

جب سے ہے شغلِ درودِ مُصطفیٰ ﷺ
ہے رَوِش میری مؤقّر، اور میں

روزِ احسانِ شَفاعت اور درود
عرصۂ میزان و محشر اور میں

لب پہ ہو وردِ درودِ مصطفیٰ ﷺ
طیّبہ کے ہوں پاک منظر اور میں

میری خوش بختی کہ ہے لب پہ درود
سایۂ سر، نعلینِ اطہر اور میں

جلوہ بار و ضو فگن احساس پہ
ہے درود (اَللّٰہُ اَکْبَرْ) اور میں

ملتجی آنکھیں، نظارہ اور درود
طیبہ، کوچہ، میرا بستر اور میں

ہے درودِ مصطفیٰ ﷺ حسنِ مآل
نیکیوں کا ہے یہ جوہر اور میں

نطق اور صَلِّ عَلیٰ اور رازنِ دید
طیبہ، سندیسہ، کبوتر اور میں

اب ہوئے الطاف و اکرام درود
پہلے تھا دوزخ کا منظر اور میں

شافعیؒ دکھلا گئے راہِ درود
پھر چلوں اس پر نہ کیونکر اور میں

صدقۂ صَلِّ عَلیٰ طیبہ رسا
ہو گئے شہناز، اظہر اور میں

لطفِ آقا ﷺ اور محمودؔ و درود
وہ نگاہِ بندہ پرور اور مَیں

حیّ علی الصلوٰۃ

زمزمے صَلِّ عَلیٰ کے، روزِ محشر اور مَیں
میرے حامی، میرے ناصر، میرے یاور ﷺ اور میں

لائقِ صلوات وہ ہیں اور مَیں صلوات گو
ناعت و منعوت دونوں کون؟ سرور ﷺ اور میں

مستنیرِ نورِ رحمت ہیں درودِ پاک سے
ذرّہ ہائے شہرِ آقا ﷺ، ماہِ انور اور میں

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ پڑھنے والوں پر کرم!
خواب، بیماری، شفا، سرکار ﷺ، چادر اور میں

وہ درودِ پاک کے مصداق اور میرا درود
مصطفیٰ ﷺ (خلّاقِ ہر عالم کے مظہر) اور میں

لال ہیں وردِ صلوٰۃِ مصطفیٰ ﷺ سے میرے لب
منتظر رحمت کے، میری جان مضطر اور میں

مَیں بڑھا لوں گا درودِ پاک کی تعداد کو
اس طرح ہوں گے مرے اعمال بہتر، اور میں

فضلِ خالق، بذلِ آقا، حوضِ کوثر اور درود
صاحبِ تسنیم و کوثر، جامِ کوثر اور میں

کام آئے گا فقط وہ، جو پڑھا مَیں نے درود
دفترِ اعمال، پُرسش، روزِ محشر اور میں

وہ خفی انداز میں، اور میں جلی اُسلوب میں
ایک کرتے ہیں وظیفہ۔ ربِّ اکبر اور میں

صدقۂ صَلِّ عَلیٰ محمودؔ بخشے جائیں گے
نعت گوئی کے ہوئے جتنے سخنور، اور میں

حیّ علی الصّلوٰۃ

شرِ دل سے جو کوئی فرد مُشتاقِ زیارت ہے
تو واحد راستہ صَلِّ عَلٰی اَحْمَدْ کی کثرت ہے

جہاں صَلِّ علٰی سرمایۂ عزّ و فضیلت ہے
وہاں یہ وجہِ استیصالِ افلاس و فلاکت ہے

وجوبِ وردِ صَلّی اللّٰہ اسمِ مصطفیٰ ﷺ سُن کر
بلا شُبہہ احادیثِ پیمبر ﷺ سے عبارت ہے

جو پڑھتے ہیں درودِ پاک، ان پر بے اثر ٹھہری
بروزِ حشر خورشیدِ قیامت کی تمازت ہے

لحد میں، حشر میں، پُل پر وہی تو کام آئے گی
درودِ پاکِ سرور ﷺ سے کسی کو جتنی نسبت ہے

مقلّدِ کبریا کا خُلد میں درجات پائے گا
یہی رازِ مشیّت ہے، یہی قانُونِ قُدرت ہے

اُدھر صَلِّ علٰی ہو، اور چھلک جائیں اِدھر آنکھیں
تو سمجھو، مزرعِ اعمال پر بارانِ رحمت ہے

سعادت اس کو ملتی ہے درودِ پاک پڑھنے کی
مِرے سرکار ﷺ کی جس شخص پر چشمِ عنایت ہے

مِری مصروفیت بے انتہا ہے، اس پہ بھی یارو!
درودِ پاک پڑھنے کی مجھے فرصت ہی فرصت ہے

مُداوائے الم کیجے درودِ پاکِ آقا ﷺ کو
وظیفہ ہے یہی جو وجہِ تسکینِ طبیعت ہے

خُدا کا ہم نوا ہو کر درودِ پاک کا پڑھنا
یہی حُسنِ تدبُّر ہے، یہی حُسنِ فراست ہے

وہاں بھی اہتمامِ حلقۂ صلوات ہو جائے
ملے مجھ کو اجازت حشر میں، یہ دل کی چاہت ہے

وہی تو ہے جو دنیا میں درودِ پاک پڑھتا تھا
میسّر حشر میں جس کو خُدا کے عرش کی چھت ہے

درِ توبہ پہ دستک دیجیے صَلِّ علٰی کہہ کر
اگر اعمالِ بد پر اپنے، احساسِ ندامت ہے

صلوٰۃ آقا ﷺ یہ پڑھنے میں الگ احوال ہیں سب کے
تمھاری اپنی قسمت ہے تو میری اپنی قسمت ہے

نبی ﷺ ہیں وجہِ خلقت، بھیجتے رہنا درود اُن پر
نہ کُفرانِ کرم کرنا، اگر تم میں بصیرت ہے

نہیں ملتی ہے اوراد و وظائف میں، قسم رب کی
صلوٰۃِ پاکِ محبُوبِ خُدا ﷺ میں جو حلاوت ہے

نہ پڑھنا نامِ احمد ﷺ پر درودِ پاک کی آیت
مِرے نزدیک تو خلّاقِ عالم سے بغاوت ہے

کرے گا وا وہی صَلِّ علٰی کے معنی و مطلب
اگر کوئی یہاں دانندۂ اسرارِ حکمت ہے

صلوٰۃِ مُصطفیٰ ﷺ معمول جس کا ہو گیا، سمجھو
بہی بخت آدمی ہے، واقفِ سرِّ حقیقت ہے

نہ اک لحظہ رہے غافل درودِ پاک پڑھنے سے
اگر فی الواقعہ بندے کو کچھ شوقِ عبادت ہے

شمولیت کرو تم حلقۂ صلواتِ آقا ﷺ میں
تو دیکھو، جوش پر کس درجہ پھر دریائے رحمت ہے

ذرا غافل نہ تم ہونا درودِ پاکِ سرور ﷺ سے
اگر ایمان باقی ہے، اگر باقی شرافت ہے

نہیں پڑھتے درودِ پاک خود، اوروں سے کہتے ہیں
یہ گفتار و عمل میں بُعد تو لوگوں کی عادت ہے

درود اُن پر، سلام ان پر کہ ہے مجھ پر کرم اُن کا
مرے دل میں بصیرت، آنکھ میں نورِ بصارت ہے

بندھے ہاتھوں درود آقا ؐ پہ اُن کے روبرو پڑھنا
یہی اک خواب تو میرے لیے خوابِ مسرّت ہے

درود آقا و مولا ﷺ پہ نہ چلّا کر کبھی پڑھنا
خطا یہ عفو کے قابل نہیں ہے، یہ جسارت ہے

جو اس سے روکتے ہیں، اُن کا مسلک کچھ بھی ہو، لیکن
درودِ پاک چلتے پھرتے پڑھنے کی اجازت ہے

ضرر محمودؔ کیا پہنچا سکے گی مجھ کو یہ دُنیا
سپر میری درودِ پاک ہے، سدِّ حفاظت ہے

حیّ علی الصلوٰۃ

دُنیا میں روز و شب ہے اگر آرزو درُود
ہو گا بروزِ حشر مری آبرو درود

ہو کاروبارِ زیست میں ہر آرزو درود
یوں دوڑتا ہو بن کے رگوں میں لہُو درود

بگڑی بنے گی، کل بھی سنور جائے گا ترا
کر لے شعار آج کے دن سے جو تُو درود

کُھلتا ہے اِس سے معرفتِ عَبْدُہٗ کا راز
ہوتا ہے یعنی باعثِ عرفانِ ھُوٗ درود

حکمت کا، پارسائی کا در جن پہ کُھل گیا
پڑھتے ہیں صبح و شام وہی پاک خُو درود

غافل نہ ہونا دوستو! گرچہ وضُو نہ ہو
بہتر مگر یہی ہے، پڑھو با وضو درود

اخلاص روح میں ہو تو ہو ذوق قلب میں
طیبہ کو رُخ کرو کہ پڑھو قبلہ رُو درود

فضلِ خُدا سے ہو گیا معمول اب مرا
پڑھتا ہُوں محفلوں میں سرِ گفتگُو درود

اب اَن کہی بھی ہو گئی میری، کہی ہُوئی
خاموشیاں درود، مری گفتگُو درود

محشر کا دن ہو اور ہوں سرکار ﷺ سامنے
مَیں دست بستہ ہو کے، پڑھوں رُوبرُو درود

محمودؔ جب بھی دیکھا عقیدت کی آنکھ سے
پڑھتے ملے ہیں طیبہ کے سب کاخ و کُو درود

حیَّ علَی الصّلوٰۃ

درود آقا ﷺ پہ، جو عزّ و شان والے ہیں
اُنھی کے زیرِ نگیں سب جہان والے ہیں

درود بھیج رہے ہیں نبی ﷺ پہ صبح و مسا
زمین والے ہیں یا آسمان والے ہیں

درود کیسے میں اُن کی جناب میں نہ پڑھوں
مِرے حضور ﷺ بلند آستان والے ہیں

بجا کہا کہ ہمارے درود کے حق دار
نبی ﷺ اور اُن کے سبھی خاندان والے ہیں

بتا رہے ہیں زمانے کو ہم خواصِ درود
ہمیں ملی ہے اجازت، بیان والے ہیں

درود جو نہیں پڑھتے، حقیر ہیں سارے
درود پڑھتے ہیں جتنے، وہ شان والے ہیں

مِرے حضور ﷺ پہ صلوات ۔ سامنے اُن کے
جھکے ہوئے بڑے نام و نشان والے ہیں

درود پڑھتے ہوئے تم بھی تو چلو طیبہ
غُلو مقام یہاں کاروان والے ہیں

جہاں درود کے حلقے کا اہتمام ہُوا
وہیں تو مُہر بہ لب سب زبان والے ہیں

درود اُن پہ جو دشمن پہ بھی شفیق رہے
وہ جو رحیم ہیں، امن و امان والے ہیں

درود گو تھے، ثنائے حضور ﷺ کرتے تھے
بروزِ حشر کہ جو سائبان والے ہیں

بغیرِ صَلِّ عَلٰی بخششیں کہاں ممکن؟
وہ دوزخی ہیں جو ایسے گمان والے ہیں

درود خوانوں کو کیسے ہو خوفِ غرقابی
جہاز عشق کے یہ بادبان والے ہیں

درِ نبی ﷺ کو چلیں سب درود پڑھتے ہُوئے
وہ جتنے غم زدہ، آہ و فغان والے ہیں

درود طیبہ میں تم لوگ باادب پڑھنا
کہ سر خمیدہ وہاں آسمان والے ہیں

یقین والے بنیں گے درود پڑھ پڑھ کر
شکوک والے کہ وہم و گمان والے ہیں

درود خواں کو تو ناکام کر نہیں سکتے
فرشتے قبر کے جو امتحان والے ہیں

مِرے حضور ﷺ تو محمودؐ (ہو درود اُن پر)
محبّتوں کی عجب داستان والے ہیں

حیّ علی الصلوٰۃ

درود لب پہ لیے جب کوئی غلام آئے
تو اس کے واسطے اعلانِ عفوِ عام آئے

درود ہم نے پڑھا جب حضورِ انور ﷺ پر
ملائکہ کی طرف سے ہمیں سلام آئے

وہ جن کے ہونٹ درودِ نبی ﷺ سے لال ہوئے
اُنھیں بہشتِ بریں سے کئی پیام آئے

درِ نبی ﷺ پہ جو جائے درود پڑھتے ہوئے
غلط ہے، لوٹ کے آئے تو تشنہ کام آئے

جسے خبر ہے کہ حاصل درود کا ہے کیا
تو اس کے ہونٹوں پہ کیسے نہ ابتسام آئے

صلوٰۃ سرورِ دیں ﷺ ہو زبان پر اُس کی
جو شخص شہرِ پیمبر ﷺ کو چند گام آئے

درود پڑھتے ہوئے جو گئے مدینے کو
وہ غم زدہ تھے، جو لوٹے تو شاد کام آئے

کرم ہے جن پہ خدا کا، نبی ﷺ کی ہے رحمت
وہی درود کے پڑھنے میں نیک نام آئے

درود پڑھتے تھے حلقے میں بیٹھ کر جو لوگ
حلقۂ پاکِ نبی ﷺ سے بہ احترام آئے

وہ جن میں میرے لبوں پر رہا درود و سلام
رہِ حیات میں ایسے بھی صبح و شام آئے

پڑھے درود جو آقا ﷺ پہ اہتمام کے ساتھ
اسی کے واسطے تو دل میں احترام آئے

شبانہ روز جو بندہ درود بر لب ہو
دیارِ طیبہ میں جائے، فلک مقام آئے

درود لب پہ ہو، دیوانِ نعت ہاتھوں میں
کچھ ایسے، حشر میں سرکار ﷺ کا غلام آئے

ثباتِ صبح درودِ نبی ﷺ سے ہے محمودؔ
یہی ہے وِرد، جو وجہِ شکستِ شام آئے

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ

درودِ پاک کے صدقے میں رب کو اس پہ پیار آئے
اگر اعمالِ بد پہ کوئی بندہ شرمسار آئے

وہ ممنونِ تلطّف ہیں، وہ ممنونِ کرم ہوں گے
جنہیں فرضیّتِ صَلِّ عَلٰی کا اعتبار آئے

نوائیں رائیگاں، کھوٹے عمل، باتیں عَبَث تیری
سوا صلوات کے، جتنا بھی تُو رب کو پکار آئے

جسے منظور ہو، اپنی رضا خالق سے منوائے
درودِ پاک کے حلقے میں آئے، بار بار آئے

جو صَلَّی اللّٰہ کی آواز پر چٹکے گلستاں میں
خزاں ناآشنا وہ پھول ہو، اُس پر بہار آئے

پڑھا صَلِّ عَلٰی در پر رسُولِ پاک ﷺ کے جا کر
تو گویا بوجھ ہم اپنے گناہوں کا اتار آئے

ہو تعویذِ درودِ پاک ہر تارِ رگِ جاں میں
جو آئے تو اِسی ترکیب سے جاں کو قرار آئے

جسے احساس ہو جائے، درودِ مصطفیٰ ﷺ کیا ہے
حصارِ معرفت میں فرد وہ عالی تبار آئے

جو بھیجے پیار سے سرکار ﷺ کو ہدیے درودوں کے
مجھے بے ساختہ اُس محترم ہستی پہ پیار آئے

درود آقا ﷺ پہ پڑھتے جا رہے ہیں، اِس کا گِنتا کیا
کوئی کھٹکا نہیں جی کو، اگر روزِ شمار آئے

اِدھر ہونٹوں سے اَلفاظِ درودِ مصطفیٰ ﷺ نکلے
اِدھر دل میں مدینہ طیّبہ کے شہرِ یار آئے

دلِ مضطر کو چین آئے درودِ پاک پڑھنے سے
تمنّاؤں کے سرکش اُونٹ کے مُنہ میں مہار آئے

مِرے لب پر درودِ پاک ہو، نعتوں کے نغمے ہوں
یہ کیفیّت مِری تقدیر میں لیل و نہار آئے

قبولیّت اُنھی کی ہے فَقَط دربارِ آقا ﷺ میں
درود و نعت پڑھتے جو بعجز و انکسار آئے

وہ بے شک مت پڑھے صلوات نامِ مصطفیٰ ﷺ سُن کر
احادیثِ نبی ﷺ پر ہی پہ نہ جس کو اعتبار آئے

نبی ﷺ کے لُطف سے، رحمت سے کب محروم رہتا ہے
درودِ پاک کے حلقے میں جو شب زندہ دار آئے

کِیا ہو ذکر صَلَّی اللّٰہ اِک اِک شعر میں جس نے
کوئی تو سامنے محمودؔ کے معجز نگار آئے

حیّ علی الصلوٰۃ

کیسے نہ پیش کرتا رہوں بیش تر درود
نخلِ ثنائے مصطفیٰ ﷺ کا ہے ثمر درود

کر لیں قبول جو شہِ والا گہر ﷺ درود
معلوم ہو، مفید رہا کس قدر درود

ضائع نہ کیجیے اسے، نعمت ہے زندگی
ہر وقت نعت پاک ہو، شام و سحر درود

حاصل اُدھر رضائے خُدا ہو گی، گر پڑھو
خوشنودیٔ نبی ﷺ کے لیے تم اِدھر درود

اُس نے جو مومنوں پہ کیا ہے کرم کے ساتھ
احسانِ کبریا کی ہے پہلی خبر درود

ٹھہرا ہے لازمی مرا جانا بہشت کو
جس دن سے ہو گیا مرا راہبر درود

خلاقِ دو جہاں کی نظر میں رہا کرو
اِخلاصِ قلب و جاں سے پڑھو اِس قدر درود

اِس کے سبب سے سُکھ ملے، خوشحالیاں ملیں
رنج و الم کے آگے بنا ہے سپر درود

کیونکہ نہ مُستنیر جہاں کو کریں یہ سب
آخر ہے وردِ شمس و نجوم و قمر درود

سرکار ﷺ صاد کرتے ہیں طیبہ کی حاضری
درخواست لے کے جاتا ہے پیغامبر درود

جب وقت ہو تو تم پڑھو صیغے طویل تر
نامِ نبی ﷺ سنو تو پڑھو مختصر درود

اُس قریۂ خلوص کی ہر شے ہے نعت گو
پڑھتے ہیں شہرِ نور کے دیوار و در درود

منزل ملی اُسے شہِ طیبہ ﷺ کے شہر کی
جس خوش نصیب کا ہُوا رختِ سفر درود

ہونٹوں ہی پہ نہیں رہا جاری یہ زمزمہ
پڑھتی ہے فضلِ حق سے مری چشمِ تر درود

کم ہے، بہت ہی کم ہے یہ تعداد، دوستو!
اُن ﷺ پر جو بھیجتا رہوں میں عمر بھر درود

اُس کو نہ ہوتا عشق جو اپنے حبیب ﷺ سے
خالق نہ بھیجتا مرے سرکار ﷺ پر درود

محمودؔ پیش کرتے رہو از رہِ خلوص
صبح و مسا بخدمتِ خیر البشر ﷺ درود

حیّ علی الصلوٰۃ

کیسے ہماری سمت نہ ہو التفا کا رُخ
ہے جانبِ درود جو ما و شما کا رُخ

صَلِّ عَلٰی کی سمت ہے میری وفا کا رُخ
سرکار ﷺ دیکھیے مِرے دستِ دُعا کا رُخ

جس سمت سارے لوگ درودِ نبی ﷺ پڑھیں
بے شک ہے اُس طرف کرمِ کبریا کا رخ

دم میں درود کے ہے یہ اکسیرؔ دیکھنا
بدلے گی ایک پھونک ہجومِ بلا کا رخ

پڑھیے اگر درود تو کیجے ملاحظہ
کیا رفعِ مُرتفع کو ہے بختِ رسا کا رخ

ہم کیوں نہ رُخ درودِ نبی ﷺ کی طرف کریں
ہر وقت ہے درود کی جانب خُدا کا رخ

بھیجا درود میں نے نبی ﷺ پر، تو ہو گیا
میری طرف ملائکہ کی "واہ وا" کا رخ

اُٹھتا ہے جس مقام سے آوازۂ درود
اُس سمت ہو گیا ہے رِضائے خُدا کا رخ

پڑھ کر درود، دیکھا جو اوجِ رسول ﷺ کو
پایا ہے لامکاں کی طرف نقشِ پا کا رخ

اللہ نے درود کی دیں جس کو نعمتیں
طیبہ کی سمت ہو گیا اُس باصفا کا رُخ

سرکار ﷺ! کیجیے گا برائے خُدائے پاک
مجھ سے درود خواں کی طرف التفا کا رخ

شرمندگی کے ساتھ پڑھا جب درودِ پاک
بدلا جزا کی شکل میں میری سزا کا رخ

رہتا ہے جو درود بہ لب ان کا اُمّتی
کرتا ہے پھر وہ وادیٔ اُمُّ الْقُریٰ کا رخ

دیکھو تو، جب سے عاملِ صلوات ہو گیا
کیسا پھرا ہے میری طرف سے بلا کا رخ

لکھّا مقدّروں کا مٹائے یہی درود
ہے پھیرتا یہی تو خدنگِ قضا کا رخ

ہوں گی جدھر صلوٰۃ گزاروں کی ٹولیاں
روزِ نشور ہو گا اُدھر کو عطا کا رخ

مائل کیا درود نے بخشش کو اِس طرف
پہلے مِری طرف کو رہا ہر خطا کا رخ

وردِ درودِ پاکِ پیمبر ﷺ نے بے طرح
اُلٹی طرف کو پھیر دیا ابتلا کا رخ

محمودؔ شہرِ پاک میں صَلِّ عَلٰی کے ساتھ
کرتا تھا بعدِ فجر میں پیدل قُبا کا رُخ

حیَّ علی الصلوٰۃ

پہلے تو جانتا نہ تھا، کیا ہے سُرور و حظ
مجھ کو درود ہی نے دیا ہے سُرور و حظ

بہجت مِرے لیے ہے، مَسرّت مِرے لیے
میرے لیے درود بنا ہے سُرور و حظ

وردِ صلوٰۃ لب پہ ہے میرے بہ حکمِ رب
میرے شریکِ حال رہا ہے سرور و حظ

جاری زبانِ دل پہ ہُوا ہے درودِ پاک
مجھ پر کرم نُما جو رہا ہے سرور و حظ

روزِ نشور بھی رہا شاداں درود خواں
صَلِّ عَلَی النَّبِی کا صلہ ہے سرور و حظ

نامِ نبی ﷺ کو سُن کے جو پڑھنے لگے درود
خوش بخت ہے وہ، اُس کو ملا ہے سرور و حظ

مشہور تھا درود سے محظوظ ہو کے مَیں
اک لطف و فضلِ ربِّ عُلا ہے سرور و حظ

حرفِ درود لوحِ دل و جاں پہ نقش ہے
قسمت میں یوں ہماری، لکھا ہے سرور و حظ

دل سب لگائیں وردِ درودِ رسول ﷺ میں
اس میں برائے شاہ و گدا ہے سُرور و حظ

طیبہ رسائی کا ہُوا باعث درودِ پاک
ہم کو اسی طرح سے ملا ہے سرور و حظ

جب جا کے شہرِ نور میں صَلِّ عَلیٰ پڑھا
اپنے لیے کچھ اور بڑھا ہے سرور و حظ

وردِ درودِ پاکِ نبیؐ کریم ﷺ سے
ہر ہر مشامِ قلب بنا ہے سرور و حظ

ہم بھیجتے رہیں نہ کیوں سرکار ﷺ پر درود
اِس ورد میں تو سب سے جدا ہے سرور و حظ

صبح و مسا مگن رہیں وردِ صلوٰۃ میں
اہلِ وفا کو پھر تو سوا ہے سرور و حظ

بے کیف تھی، غموں کا مرقّع تھی زندگی
پر اب بوجہِ صَلِّ عَلیٰ ہے سرور و حظ

زیرِ اثر رہوں گا اِسی کے، بہشت تک
یارو! درود نے جو دیا ہے سرور و حظ

میری طرح ہیں ربّ و ملائک درود گو
ان ہمنوائیوں کا صلہ ہے سرور و حظ

وردِ درودِ پاک میں، ذکرِ حضور ﷺ سے
لوگوں نے کیسا رلیا ہے سرور و حظ

حاصل مجھے نہ کیسے رہے، صدقۂ درود
قسمت کی لوح پر جو لکھا ہے سرور و حظ

شام و پگاہ جو بھی صلوٰۃ آشنا رہا
پاتا وہی تو صبح و مسا ہے سرور و حظ

ملتا ہے جو درودِ رسولِ کریم ﷺ میں
دنیا کی ہر خوشی سے سوا ہے سرور و حظ

مشغول کیسے میں نہ رہوں گا درود میں
اپنے لیے تو اس کی جزا ہے سرور و حظ

اب ہم ہیں اور حلقۂ صَلِّ عَلَی النَّبی
کیسا محیطِ ارض و سما ہے سرور و حظ

محمودؔ ہے درودِ نبی ﷺ، قصّہ مختصر
ایسا وظیفہ جس کی عطا ہے سرور و حظ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ

کرم نما ہوا اُن پر مرا خدا کیا کیا
رہے درود میں جو لوگ نغمہ زا کیا کیا

خدا کے حکم کی تعمیل میں خلوص کے ساتھ
درودِ پاک حبیبِ خدا ﷺ پڑھا کیا کیا

وضو تھا اشکوں سے، نیّت درود سے کی تھی
نمازِ عشق و محبّت ہوئی ادا کیا کیا

لحد سے حشر کے سارے کڑے مراحل میں
ملا صلوٰۃ گزاروں کو حوصلہ کیا کیا

ادا کیا ہے جنھوں نے بھی فرضِ صَلِّ عَلٰی
عطا کریں گے انھیں میرے مصطفیٰ ﷺ کیا کیا

درود ہی کے سبب زیرِ بارِ احساں ہوں
مرے حضور ﷺ نے مجھ پر کرم کیا کیا کیا

گیا جو خواب میں طیبہ درود پڑھتے ہوئے
نہ جانے ایسے میں مَیں نے کہا سُنا کیا کیا

درودِ پاک نے صحّت بحال فرما دی
ملی مریضِ غمِ ہجر کو شفا کیا کیا

نہ پوچھیے کہ مجھے بھی درود کے باعث
جنابِ سرورِ کونین ﷺ سے ملا کیا کیا

درود اُن پہ، خُدا نے جنھیں کریم کیا
نوازے آقا ﷺ نے مجھ سے کئی گدا کیا کیا

پڑھا درود، تو جن کو سوال کرنا تھے
اُنھی نے قبر میں پُوچھا ہے مُدّعا کیا کیا

درود ہم نے جو سیکھا تھا آپ خالق سے
تو اِس حوالے سے کرتے رہے دُعا کیا کیا

درودِ پاک کے صدقے، ملا ہے کیا کیا کچھ
رہا تھا دستِ طلب پہلے نارسا کیا کیا

بروزِ حشر کھُلے گا درود کا فیضان
پتا چلے گا کہ اِس کا ملا صلہ کیا کیا

مری حیات میں در آیا جو درودِ نبی ﷺ
مری نجات کا ضامن وہ بن گیا کیا کیا

درود خواں کو تو سُرعت سے لے گیا رضواں
وہ جا رہا تھا پئے خُلد جُھومتا کیا کیا

درودِ پاکِ رسولِ کریم ﷺ کے صدقے
ہُوا ہم ایسے بُروں تک کا بھی بھلا کیا کیا

ملا ہے خالقِ کُل سے ہمارے آقا ﷺ کو
درود خوانیٔ مومن سے ماورا کیا کیا

طلب تو کم ہی تھی لیکن درود کے باعث
ہمارا کاسۂ خواہش بھرا گیا کیا کیا

درودِ پاک کا جب بھی خیال آیا ہے
خدا ہی جانتا ہے، ہم نے کہہ دیا کیا کیا

بروزِ حشر بتاؤں گا پیشِ داورِ حشر
درودِ پاک کی تعریف میں لکھا کیا کیا

درودِ پاک نے مجھ پہ کرم کیے لاکھوں
قبولیت سے نوازی گئی نوا کیا کیا

بُرے تھے یا تھے بھلے، پر درود پڑھتے تھے
ملیں نہ حشر میں تجھے ہمیں بھلا کیا کیا

رہائی ہم کو ملی ہے درود پڑھنے سے
وگرنہ ملتی قیامت کے دن سزا کیا کیا

بتاؤں کس طرح محمودؔ میں زمانے کو
درودِ پاکِ نبی ﷺ میں ملا مزا کیا کیا

حیَّ علی الصلوٰۃ

اُٹھتی رہیں جو دل سے صدائیں درود کی
طیبہ میں جی کو بھائیں فضائیں درود کی

رحمت کی بارشوں کا تسلسل وہاں رہے
وہ بستی جس پہ بدلیاں چھائیں درود کی

جاتی ہیں عرش تک، یہ خبر قدسیوں کو ہے
دل سے جو اُٹھ رہی ہیں نوائیں درود کی

دُنیا و آخرت میں ملیں سرخروئیاں
یارو! ہیں بے حساب عطائیں درود کی

آنکھوں نے وردِ صَلِّ عَلیٰ میں بہائے اشک
اُمڈیں جو میرے سر پہ گھٹائیں درود کی

ذکرِ نبی ﷺ سے بادِ بہاری ہے مُشک بار
چلتی ہیں روح و دل پہ ہوائیں درود کی

ہر صُبح ہو رہی ہے اِسی ورد سے طلُوع
ہر شام کیسے ہم نہ منائیں درود کی

ممکن ہی کب ہے، ہم کو وہاں پر ہو روک ٹوک
گونجیں گی حشر میں بھی صدائیں درود کی

لو مان لو کہ ایک یہی ہے رہِ نجات
لو سُن لو، بات ہم جو بتائیں درود کی

مومن ہیں جتنے، سب ہیں ملائک کے ہم نوا
آؤ تو، بزم مل کے جمائیں درود کی

ہر لمحۂ حیات جب ان کا گواہ ہے
بھولیں گی پھر نہ ہم کو عطائیں درود کی

دامن تلک بھی آتشِ دوزخ نہ آئے گی
ظاہر وہاں پہ ہوں گی وفائیں درود کی

ایسے بھی لوگ کم تو نہیں ہیں جہان میں
جن کو محافل رات دن بھائیں درود کی

یادِ رسُولِ پاک ﷺ کی محفل ہو پیر کو
ہر بارھویں کو بزم سجائیں درود کی

محمودؔ ہو گی ہم کو عطا بُردۂ حضُور ﷺ
ہاں، اوڑھ لی ہیں ہم ردائیں درود کی

حیَّ علی الصَّلوٰۃ

صلوات میں مصروف اگر کوئی بشر ہو
کیسے نہ وہ اللہ کا منظورِ نظر ہو

لب پر ہے ترے صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ جب
پھر کیوں نہ تُو طیبہ کی طرف گرمِ سفر ہو

دل کیوں نہ جے صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا پہ
جب گنبدِ سرکار ﷺ ہی عنوانِ نظر ہو

گر پڑھتے ہوئے صَلِّ علیٰ سرورِ دیں ﷺ پہ
اپنی نہ خبر ہو تو جہاں بھر کی خبر ہو

جو پڑھتا ہے صلوات دُعا کرتے ہوئے بھی
پھر کیسے نہ اُس فرد کو ایقان اثر ہو

سرکار ﷺ کے دربار میں جس وقت بھی پہنچوں
لب پر ہو درود، اور نگوں اپنا یہ سر ہو

ہے قدر بھی، قیمت بھی اِسی صَلِّ علیٰ سے
یہ وِرد تمھارا جو نہیں ہے تو صِفر ہو

ہم پر ہے کرم وِردِ درودِ نبوی ﷺ کا
کیوں روزِ قیامت کا ہمیں کچھ بھی خطر ہو

جب صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ وِرد ہے تیرا
کیوں عرشِ عُلا تک نہ تری حدِّ نظر ہو

پڑھ سرورِ عالم ﷺ پہ درود اور زیادہ
جو شہرِ پیمبر ﷺ ترا مقصودِ سفر ہو

ہو ذکرِ درود اِس میں، اگر نعت کہوں میں
یہ میرا تخصُّص ہی مرا حُسنِ ہُنر ہو

پھر معجزۂ صَلِّ علیٰ جان سکو گے
گر کچھ بھی تمھیں علمِ تواریخ و سِیَر ہو

صلوات کی کثرت سے نکل جائے گی لاریب
میزان پہ حسنات کی جتنی بھی کسر ہو

پڑھ آقا و مولا ﷺ پہ درود اور مری جاں!
سرگرمِ سفر طیبہ کو با دیدۂ تر ہو!

غافل نہ ہو اک پل کے لیے صَلِّ علیٰ سے
تجھ پر جو مرے سرورِ عالم ﷺ کی نظر ہو

پڑھتا جو درود آقا و مولا ﷺ پہ نہیں ہے
اِسلام کی بنیاد کی کیا اُس کو خبر ہو

مجھ پر بھی سدا لطف رہے صَلِّ علیٰ کا
میرا بھی یہی وِرد اگر شام و سحر ہو

صلواتِ پیمبر ﷺ کے سوا، سارے جہاں میں
ہم کو بھی بتانا جو کوئی جائے مفر ہو

جب چاہُوں، درود ان پہ پڑھوں اور پہنچ جاؤں
یا رب! ترے محبوب ﷺ کے قریے میں جو گھر ہو

لب پر ہو درود اِس کے، نگاہوں میں عقیدت
محمودؔ ہو طیبہ میں تو کیوں خاک بسر ہو

حیّ علی الصلوٰۃ

جس نے درود نام کو سُن کر پڑھا نہ ہو
اُس کی طرف ہمارا ذرا راستا نہ ہو

ذکرِ درودِ پاک نہ ہو نظم جب تلک
حق تو یہ ہے کہ شاعری کا حق ادا نہ ہو

احزاب میں ہے حکمِ خدا جب، پڑھو درود
تعمیلِ حکم میں ذرا چُون و چَرا نہ ہو

اُن کے سوا کسی پہ خدا نے پڑھا درود؟
میرے حضور ﷺ سا نہ کوئی ہے، نہ تھا، نہ ہو

وہ کس طرح سے چھوڑیں گے دامن درود کا
جن کو سوا نبی ﷺ کے، کوئی آسرا نہ ہو

اللہ! مجھ کو نطق کا یارا نہ پھر ملے
ہونٹوں پہ گر درودِ رسولِ خدا ﷺ نہ ہو

لمحاتِ زندگی میں سکینت کا دخل کیا
وردِ درودِ پاک جو صبح و مسا نہ ہو

مجھ کو بھی مل سکے نہ سعادت درود کی
اے میرے ہم نشیں! اگر فضلِ خدا نہ ہو

ہم تو درودِ پاک میں کرتے نہیں کمی
ایسا کرے وہ شخص، جو کچھ جانتا نہ ہو

اَعصاب کو تھکن نہیں ہوتی درود سے
بیزار اِس سے جو ہُوا، اس کا بھلا نہ ہو

کچھ لوگ یوں نفُور ہیں وردِ درود سے
صَلُّوْا عَلَیْہِ جیسے کلامِ خدا نہ ہو

وردِ درودِ پاک نہ کم ہو بروزِ حشر
یہ کون جانتا ہے، وہاں کیا ہو، کیا نہ ہو

میری حیات میں تو نہ آیا، نہ آئے گا
وہ دن کہ جبرئیلؑ مِرا ہم نوا نہ ہو

یا رب! مِری کوئی بھی عبادت نہ ہو قبول
لب پر اگر وظیفۂ صَلِّ عَلٰی نہ ہو

اُس وقت تک درود سے غافل نہ ہو، عزیز!
جب تک بروزِ حشر ترا فیصلہ نہ ہو

محمودؔ کیسے پائے مزا وُہ درود میں
سرکار ﷺ کے خیال میں جو جذبہ سا نہ ہو

حیّ علی الصّلوٰۃ

فضلِ خدا و لطفِ شہِ انبیا ﷺ ہوا
مجھ سے درود جب سرِ محشر ادا ہوا

دُنیا میں وہ درود خواں سب سے ہے باوقار
چوکھٹ پہ ہے جو میرے نبی ﷺ کی، پڑا ہوا

دل سے اک ایک خواہشِ دُنیا چلی گئی
محمودؔ جب درودِ نبی ﷺ مُدّعا ہوا

دستِ دُعا اٹھائے جو، پڑھ کر درودِ پاک
کیسے نہ اُس کا دستِ طلب ہو بھرا ہوا

اِس کے طفیل مجھ کو ملیں راحتیں تمام
ہر دُکھ مرا درود کے صدقے ہوا ہوا

جب بھی پڑھا درود پیمبر ﷺ کی ذات پر
میں بے نیازِ حیطۂ ارض و سما ہوا

ہمدم ہے جب درودِ پیمبر ﷺ تو کیا خطر
دشمن اگر زمانہ ہوا بھی تو کیا ہوا

"مَیں بھی درود پڑھتا ہوں" خالق نے جب کہا
وہ لمحہ میرے واسطے حیرت فزا ہوا

جب انحصار ٹھہرا درودِ رسول ﷺ پر
فی الفور سب مصیبتوں کا خاتمہ ہوا

راحت میں جب بدل گیا ہر دُکھ درود سے
حیرت میں ہے جہاں، کہ یہ کیا ماجرا ہوا

منکر نکیر آئے اور واپس چلے گئے
کام آ گیا درود ہمارا پڑھا ہوا

طیبہ میں سال بعد میں جا کر پڑھوں درود
عرصہ یہ اب مرے لیے صبر آزما ہوا

"جنّت میں میرے پاس رہے گا درود خواں"
فرمان ہے جو یہ، تو جو فرما دیا، ہوا

دس رحمتیں خدا کی، ملیں گی صلوٰۃ پر
مجھ کو حدیثِ پاک سے یہ آسرا ہوا

کیا حلقۂ درود میں شامل ہر ایک شخص
دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں نہیں ہے رسا ہوا؟

جب قبّۂ حضور ﷺ پہ میری نظر پڑی
پڑھتا رہا درود، اُسے دیکھتا ہوا

نامِ نبی ﷺ جو سُن کے بھی پڑھتا نہیں درود
بہروپیا ہے، گرچہ ہے مومن بنا ہوا

پہنچا وہاں جو پڑھتے ہوئے مَیں درودِ پاک
طیبہ میں سب مسرّتوں سے آشنا ہوا

اُن ﷺ پر درود پڑھتا رہے گا شبانہ روز
ہر خوش نصیب اُن کی گلی تک گیا ہوا

پڑھتے ہوئے درود میں جاؤں گا عرش تک
سرکار ﷺ کے نقوشِ قدم ڈھونڈتا ہوا

دولت درودِ پاک کی رکھتا ہے یہ فقیر
سب کچھ ہے اس کے پاس نبی ﷺ کا دیا ہُوا

محشر میں جب درود پڑھا میں نے زیرِ لب
ہنگامِ خامشی بہت ہنگامہ زا ہُوا

پہلے سلام پڑھ کے، پڑھا پھر درودِ پاک
یوں اپنا سجدہ وقتِ تشہّد ادا ہُوا

برپا کریں گے حشر میں محفل درود کی
اربابِ التجا کا تقاضا نیا ہوا

ہو اختتامِ بزم درود و سلام پر
اس میں ہر اک شریک اُٹھے جھومتا ہُوا

محمودؔ ہو شمول مرا ان میں روزِ حشر
دل پر درودِ پاک ہو جن کے لکھا ہُوا

حیَّ علی الصلوٰۃ

صلوات سے اعلیٰ نہ ہُوا، اور نہ ہو گا
ایسا تو وظیفہ نہ ہُوا، اور نہ ہو گا

جو صبح و مسا شاغلِ صلوات ہُوا ہے
اُس کو غمِ دُنیا نہ ہُوا، اور نہ ہو گا

پڑھتا ہے درود آقا و مولا ﷺ پہ خدا بھی
یہ رتبہ کسی کا نہ ہُوا، اور نہ ہو گا

آقا ﷺ پہ درود --- اُن کے سوا اور کوئی بھی
مُزَّمِّل و طٰہٰ نہ ہُوا، اور نہ ہو گا

حق یہ ہے، سوا رب کے، قسم صَلِّ عَلیٰ کی
مدّاحِ نبی ﷺ کا نہ ہُوا، اور نہ ہو گا

تا حشر یہی آپ ﷺ کی صلوات کا سکّہ
چلتا ہوا ایسا نہ ہُوا، اور نہ ہو گا

جب صَلِّ علیٰ ربِّ جہاں کا ہے وظیفہ
ورد اس سے تو اچھا نہ ہُوا، اور نہ ہو گا

اندازِ درود ان پہ ہے کیا خالقِ کل کا
یہ راز تو افشا نہ ہُوا، اور نہ ہو گا

جب لوگ درود اس کے سرہانے نہ پڑھیں گے
بیمار تو اچھا نہ ہُوا، اور نہ ہو گا

آقا ﷺ کے گھرانے کے سوا جس پہ ہو صلوات
پھر ایسا گھرانا نہ ہُوا، اور نہ ہو گا

ہنگامۂ محشر میں سوا صَلِّ عَلٰی کے
بخشش کا وسیلہ نہ ہُوا، اور نہ ہو گا

طیبہ کو جو جانا ہے تو صلوات پڑھے جاؤ
ہاں، ایسا طریقہ نہ ہُوا، اور نہ ہو گا

جو حلقۂ صلوات گزاراں میں ہے شامل
رنجیدہ ذرا سا نہ ہُوا، اور نہ ہو گا

ہم آئیں گے کیوں باز درودِ نبوی ﷺ سے
شیطان کا چاہا نہ ہُوا، اور نہ ہو گا

مجھ سے تو سوا صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی کے
آقا ﷺ کا قصیدہ نہ ہُوا، اور نہ ہو گا

کافی ہے ہمیں سایۂ صلوات پیمبر ﷺ
سرکار ﷺ کا سایہ نہ ہُوا، اور نہ ہو گا

اک ورد میں مشغول ہے مخلوق بھی، رب بھی
ایسا تو تماشا نہ ہُوا، اور نہ ہو گا

ہو اُن ﷺ کے سوا جس پہ درود آپ خُدا کا
ایسا رُخِ زیبا نہ ہُوا، اور نہ ہو گا

جس پلڑے میں رکھتے ہیں درودِ نبوی ﷺ کو
پلڑا تو وہ ہلکا نہ ہُوا اور نہ ہو گا

ہے شاملِ صلوات خدا، اور فرشتے
بندے کا اجارہ نہ ہُوا، اور نہ ہو گا

پڑھتا ہوں درود اپنے پیمبر ﷺ پہ شب و روز
حق پھر بھی تو پُورا نہ ہُوا، اور نہ ہو گا

محمود سوا صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا کے
ہر غم کا مُداوا نہ ہُوا، اور نہ ہو گا

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ

ہر حرف میرے دل پہ رقم ہے درود کا
اور وِرد میری رُوح میں ضم ہے درود کا

عالم تمام عالِمِ حکمِ خدا ہُوا
قائل جو سارا عرب و عجم ہے درود کا

ظلِّ درود میں ہیں نبیؐ و ولیؑ تمام
دستِ ملائکہ میں عَلَم ہے درود کا

قندیل راس میں جلتی ہے عشقِ رسُول ﷺ کی
مومن کا قلب گویا حرم ہے درود کا

میری حیات کا ہر اک لمحہ ہے مُستنیر
یُوں ہے کہ میرا ایک اک دم ہے درود کا

ہے زندگی رمزی جو سکینت سے بہرہ یاب
اِکرام یہ خدا کی قسم ہے درود کا

پیشِ خدا تُلیں گے جب میزان پر عمل
قائم رہے گا جو، وہ بھرم ہے درود کا

لب پر دُعائے حاضرِ شہرِ نُور ہے
سینے میں میرے، شعلۂ نم ہے درود کا

کیا کھو دیا ہے اُس نے، وہ کل جان جائے گا
ذوق آج جس کے قلب میں کم ہے درود کا

اُس نے وہ استفادہ کرے گا نہ کس لیے
مومن کو صیغہ جو بھی بہم ہے درود کا

اربابِ عشق و اہلِ محبّت جو ہیں، اُنھیں
بخشیدہ تحفہ باغِ ارم ہے درود کا

لیکن درودِ تاج کی ہے بات ہی کچھ اور
صیغہ تو ایک ایک اَہَم ہے درود کا

ہوں گے بروزِ حشر بھی ہم اس سے مُستفید
پھیلا ہُوا جو فیضِ اَتَم ہے درود کا

ناکامیوں کا راس سے تعلق نہیں کوئی
محمودؔ پہ جو دیکھو، کرم ہے درود کا

حی علی الصلوٰۃ

میں نے درود پڑھ کے، نبی ﷺ کی دُہائی دی
تو رنج و غم سے مجھ کو خُدا نے رہائی دی

صیغے اُسی نے، مجھ کو سِکھائے درود کے
جس نے مجھے حضُور ﷺ کی مدحت سرائی دی

سرمایۂ درود سے رب نے نواز کر
مال و منال سے مجھے بے اعتنائی دی

آئینہ اس پہ ہو گئی رمزِ درودِ پاک
جس کو خُدائے پاک نے حق آشنائی دی

پڑھ کر درود اُن ﷺ پہ خُدائے کریم نے
آقا ﷺ کے اختیار میں ساری خُدائی دی

اُس کی زباں پہ ہیں تو ہیں نغمے درود کے
جس کو خدا نے در پہ نبی ﷺ کے، رسائی دی

پڑھتا ہے خُود بھی، کہتا ہے، تم بھی پڑھا کرو
ایسی خُدائے پاک نے ہم کو بڑائی دی

رب نے سُجھا کے ہم کو حقیقت درود کی
سرکار ﷺ آشنائی کیا دی، حق نُمائی دی

ہم سے بھی قبل جب ہیں ملائک درود خواں
تو پھر ملائکہ نے ہمیں رہنمائی دی

پڑھتے رہیں درود، پہنچتے رہیں حجاز
ہم کو تو خود خُدا نے کلیدِ رسائی دی

مَیں بھی درود خواں ہوں، شرف یہ بھی کم نہیں
زاہد کو کبریا نے اگر پارسائی دی

نعت و درود کی رہی میری وہی رَوِش
اہلِ جہاں نے گرچہ مجھے ہر بُرائی دی

آیا درود لب پہ، گرے اشک آنکھ سے
مجھ کو جُونہی زمینِ مدینہ دکھائی دی

محمودؔ آنکھیں مُوند، جھکا سَر، درود پڑھ!
پھر سوچ، رب نے اپنی تجھے ہم نوائی دی

حیَّ علی الصّلوٰۃ

حکمِ فرضیّتِ صلوات جو قرآنی ہے
اس کی تعمیل میں چہروں کی درخشانی ہے

میں درود آقا ﷺ پہ پڑھتا بھی ہوں، سُنتا بھی ہوں
وہ سُخن گوئی ہے میری، یہ سُخن دانی ہے

جس کے اعمال کا حاصل ہے درودِ نبوی ﷺ
اُس کو دنیا میں، نہ عقبیٰ میں پریشانی ہے

آیۂ صَلِّ عَلٰی جس کا وظیفہ ٹھہرا
اس کی قسمت میں پیمبر ﷺ کی ثنا خوانی ہے

ابرِ اِکرام نبی ﷺ اُس پہ برس جائے گا
وِردِ صلوات سے جس آنکھ میں بھی پانی ہے

گونجتا جس میں نہیں صَلِّ عَلٰی کا نغمہ
ایسے گھر کے تو مقدّر ہی میں ویرانی ہے

باقی اوراد ہیں تقلید میں اِس کی، اُس کی
اک درود ایسا ہے جو سُنّتِ ربّانی ہے

چھوڑ سکتا ہی نہیں وِردِ درودِ سرور ﷺ
قدر اِس وِرد کی جس فرد نے بھی جانی ہے

اُس کے اعمال میں ہے سب سے نمایاں صلوات
رمز اسلام کی جس شخص نے پہچانی ہے

حشر میں سب سے بڑا مسئلہ ہے بخشش کا
جس میں صلوات کے باعث بہت آسانی ہے

میری فطرت سے ہے مربوط صلوٰۃِ سرور ﷺ
کارگر اِس میں رہا جذبۂ ایمانی ہے

آپ سے آپ درود اس کے لبوں سے ہو ادا
پیشِ روضہ جھکی جس شخص کی پیشانی ہے

اور کیا میرے عمل میں ہے بغیرِ صلوات
رُستگاری کی یہی وجہ اک امکانی ہے

کام خالق کا ہے جب وردِ صلوٰۃِ آقا ﷺ
یہ عمل وہ ہے کہ ہر حال میں لاثانی ہے

چہرہ پُرنُور ہو کیا' جب نہ کیا وردِ درود
دشتِ طیبہ کی بھی جب خاک نہیں چھانی ہے

روح سرشار ہوئی لطف و کرم سے اِس کے
ذوقِ ترتیلِ درود اپنا تو روحانی ہے

روزِ میزان' عمل اُس کا ہی بھاری ہو گا
وردِ صلوات میں جس جس کی گُل افشانی ہے

مَر مٹے پڑھتا ہُوا صَلِّ عَلٰی طیبہ میں
دل میں مومن کے اگر ذوقِ جہانبانی ہے

دل جو پڑھتا ہے رہا صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
دستگیر اپنی یہ کیفیتِ وجدانی ہے

سیکڑوں شعر کہے جاتا ہوں صلوات پہ مَیں
فکر میں جوش ہے' جذبات میں طغیانی ہے

بعدِ مُردن بھی پڑھے جاؤں گا آقا ﷺ پہ درود
مجھ کو راحت ہے اِسی کام میں' آسانی ہے

میرے ہونٹوں پہ ہیں بس صَلِّ عَلٰی کے نغمے
اور سرکار ﷺ کی چوکھٹ پہ یہ پیشانی ہے

کام دے گا یہ قیامت میں بھی محمودؔ ہمیں
جذبۂ "صَلِّ عَلٰی سَیِّدِیْ" لاثانی ہے

حیّ علی الصلوٰۃ

زیبا مرے حضور ﷺ کو ہے سروری کا روپ
اُن پر درودِ پاک مری بہتری کا روپ

آقا ﷺ پہ بھیجتے رہو صلوات رات دن
بندے ہو جب تو دھار لو پھر بندگی کا روپ

پہلا ہے نعت گو، جو ہے پہلا درود خواں
جو ربِّ ذوالجلال ہے، یہ ہے اُسی کا روپ

بخشش نے خود صلوٰۃ پہ ہم کو لگا دیا
اُلفت نے اختیار کیا شاعری کا روپ

نُورِ درودِ پاک سے پیدا ہے صبحِ نَو
غائب ہُوا ہے دل سے مرے، تیرگی کا روپ

ہاتھوں کو باندھے، سر کو جُھکائے، پڑھے درود
حاضری ہو آدمی تو بھرے حاضری کا روپ

دعویٰ ہے یہ کہ پڑھتے ہیں سرکار ﷺ پر درود
ہو مُدّعا علیہ کا یا مُدّعی کا روپ

وِردِ درود معصیت کاروں کے لب پہ ہے
رنج و الم نے لے لیا ہے سرخوشی کا روپ

طیبہ پہنچ کے، صَلِّ عَلیٰ ہم نے جب کہا
خشک آنکھ نے بدل لیا فوراً نمی کا روپ

ہو چودھویں کا چاند تو پڑھنا درودِ پاک
دیکھو، کھلے گا اور ہی پھر چاندنی کا روپ

غمگیں تھی، پڑھ کے صَلِّ علیٰ کِھل اُٹھی وہیں
تبدیل گُل میں ہو گیا آخر کلی کا روپ

مُنہ موڑ کر درودِ رسولِ کریم ﷺ سے
کیوں اختیار کرتے ہو بے گانگی کا روپ

یہ سچ ہے، یہ حقیقتِ اولیٰ ہے دوستو
بخشا گیا درود کو خالق رسی کا روپ

اُلفت کی ہے اَساس درودِ رسولِ پاک ﷺ
اِس سے، مخاصمت نے بھرا آشتی کا روپ

ہر اُمّتی نبی ﷺ کا فَنَا فِی الصَّلٰوۃ ہے
دیکھو، محبّتوں نے بھرا آدمی کا روپ

لی ہے جو بھیک، پڑھ کے نبی ﷺ پر درودِ پاک
بدلا ہے مفلسی نے بھی دریا دلی کا روپ

کہتے ہیں سب، خدایا! نبی ﷺ پر درود بھیج
ہوتا ہے ہر کسی میں اُسی ایک ہی کا روپ

اُن میں مغایرت رہتی، جو ہیں صلوٰۃ گو
تبدیل دوستی میں ہُوا بے حسی کا روپ

دریوزہ گر نبی ﷺ کے ہُوئے جب درود خواں
اُن کو پسند ہی نہیں فخرِ شہی کا روپ

ہم پر کُھلی ہیں صَلِّ عَلیٰ کی حقیقتیں
اصل ان ﷺ کی نُورِ پاک ہے، اور آدمی کا روپ

محمودؔ جس کو پایا ہے عاملِ درود کا
اچھا لگا ہے دل کو ہمارے، اُسی کا روپ

حیّ علی الصّلوٰۃ

یہ بتاتا ہے کلامِ حق میں فرمانِ صلوٰۃ
ذاتِ والا ہے مرے آقا ﷺ کی شایانِ صلوٰۃ

غیر سے ہو بے تعلق اور نبی ﷺ سے اُنس ہو
اِس رَوِش سے ہے فَقَط امکانِ عرفانِ صلوٰۃ

اُن میں شامل ہے خُدا بھی، اور فرشتے بھی سبھی
عاشقانِ مُصطفیٰ ہیں پاسدارانِ صلوٰۃ

رمْز جو فرمانِ حق میں ہے، اُسے سمجھیں ہیں یہ
راز دارانِ خُدا ہیں راز دارانِ صلوٰۃ

رنج راحت میں بدل جاتے ہیں، دُکھ ہوتے ہیں دُور
ایسے منظر روز دکھلاتا ہے ایقانِ صلوٰۃ

خاص ہو اُن پر کرم تیرا خُدائے ذُوالجلال
جتنے پائے جائیں دنیا میں مُحبّانِ صلوٰۃ

ہو توجُّہ مُرتکز سرکار ﷺ کی جانب فَقَط
کیوں نظر اٹھے کسی جانب بھی دورانِ صلوٰۃ

اِس کے باعث دو جہاں میں کامرانی مل گئی
کر زبانِ حال سے تو شُکرِ احسانِ صلوٰۃ

سایۂ رحمت میں رہتا ہوں جبھی صبح و مسا
رحمتؐ للعالمینی ہے جو عُنوانِ صلوٰۃ

قابلِ صد رشک اُن کی زندگانی ہو گئی
ہو گیا ہے جن ہی بختوں کو عرفانِ صلوٰۃ

دست بستہ ہم پڑھیں گے سامنے سرکار ﷺ کے
حشر کے میدان میں نکلیں گے ارمانِ صلوٰۃ

شافعیؒ و ابنِ قیمؒ اور نبہانیؒ ہُوئے
نکتہ دان و عاملان و منقبت خوانِ صلوٰۃ

ناصر و فیّاض و نجمُ الدّین و محمودؔ و رفیق
فضلِ خلّاقِ جہاں سے ہیں سبق خوانِ صلوٰۃ

حیَّ علی الصلوٰۃ

فرد وہ فرطِ مسرّت سے نہ کیوں جائے گا پھُول
ہو گیا جس کا درود آقا ﷺ کی خدمت میں قبُول

جو خدا کے حکم کی تعمیل میں مشغُول ہیں
خوش خدُا ہوتا ہے اُن سے، اور کرم فرما رسول ﷺ

آیتیں عشقِ نبی ﷺ کی، دل پہ نازل ہوگئیں
اور درودِ کبریا اِن کی ہُوئی شانِ نزُول

تم صلوٰۃ آقا ﷺ پہ پڑھ کر مانگ لو دل کی مُراد
اِس طریقے سے اک اک خواہش ہوئی سہل الحصُول

لب پہ جاری کیوں نہ ہو پھر نغمۂ صَلِّ عَلٰی
سر پہ پڑ جائے اگر شہرِ نبی ﷺ کی خاک دھول

زندگی بھر جن کے ہونٹوں پہ رہا صَلِّ عَلٰی
اُن ہی بختوں میں روزِ حشر ہو میرا شمُول

بھیجتا ہے جو درود آقا ﷺ پہ ہر صبح و مسا
دُنیا و عقبیٰ میں وہ خوش بخت ہو کیونکر ملول

ہم درودِ پاک کی صُورت میں کرتے ہی رہیں
بندگیٔ سیّد و سرور ﷺ جو ہے اصلُ الاصُول

"پڑھ درود آقا ﷺ پہ تو" ۔ "آقا ﷺ پہ پڑھتا رہ درود"
مجھ پہ ہوتا ہے اِن آیاتِ محبّت کا نزُول

یادِ طیبہ میں یہاں کرتے رہو وِردِ صلوٰۃ
جا کے طیبہ میں صلہ اس کام کا کر لو وصول

وُسعتِ صَلِّ عَلٰی کے آگے ہیں عُشرِ عشیر
خواہشاتِ زندگی کا جتنا بھی ہو عرض و طُول

راستہ جنّت کا بھُولے گا، جو بھُولے گا درود
ہے الگ دنیا کی ہر اک بھُول سے یہ ایک بھُول

مَیں کروں گا وجہِ تبلیغ درودِ پاک سے
اک غلامی کی سَنَد آقا ﷺ کے ہاتھوں سے وصول

ہدیۂ احقر درودِ پاک کی صُورت میں ہے
کاش ہو محمودؔ دربارِ رسالت میں قبُول!

حیَّ عَلَی الصَّلوٰۃ

پڑھتے ہُوئے درود، نگاہیں جھکائیے
نظروں سے ہر فرازِ جہاں کو گرائیے

صَلِّ علیٰ کو دل سے لبوں تک تو لائیے
پھر حق کی نعمتوں کو تواتُر سے پائیے

بے شُبہہ کبریا کی نگاہوں میں آئیے
صَلِّ عَلَی النَّبی کے اگر گیت گائیے

اے دوست! جب درود کی محفل میں جائیے
باقی اک ایک چیز کو دل سے بُھلائیے

پڑھیے درود جذب و عقیدت سے اس طرح
آنکھوں کو مُوند لیجیے، سر جھکائیے

آواز آئے ہر بُنِ مُو سے درود کی
صَلِّ علیٰ کو ایسا وظیفہ بنائیے

صیقل ہو دل درودِ پیمبر ﷺ سے اِس طرح
آلودگیٔ دہر سے پیچھا چھڑائیے

فن کا نہیں ہے، یہ تو عقیدت کا ہے سُخن
ممکن ہو تو صلوٰۃ پہ مصرع اُٹھائیے

لکھیے دلوں پہ، جتنے ہیں صیغے درود کے
یُوں نقشِ معصیت کو دلوں سے مٹائیے

پہلے تو شہرِ یارِ مدینہ ﷺ پہ ہو درود
پھر اُس دیارِ پاک کی باتیں سنائیے

ثابت قدم جو رہیے رہِ اشتیاق میں
راہِ صلوٰۃ میں نہ کبھی ڈگمگائیے

ہوگا کبھی تو کوئی مقالہ درود پر
اب تک تو ہم نے لکھے ہیں سب ابتدائیے

پڑھتے ہُوئے درود، نگاہیں ہوں باوضو
آنکھوں سے اُن ﷺ کے ذکر پر دریا بہائیے

شعروں میں لکھ رہا ہوں تأثر درود کے
کیوں وارداتِ قلب و نظر کو چھپائیے

وردِ درودِ پاک ہے خالق کا راتبان
سُنّتِ خدا کی ہے، اسے رہبر بنائیے

محمودؔ کرتے جائیے ذکرِ درودِ پاک
جو خُفتگانِ خواب ہیں، اُن کو جگائیے

حیّ علی الصلوٰۃ

اشکوں سے تُو بصورتِ گوہر درود بھیج
یادِ نبی ﷺ میں ایسے، نبیؐ پر درود بھیج

مشغول اِس وظیفے میں ہیں سب ملائکہ
تُو بھی بہ بارگاہِ پیمبر ﷺ درود بھیج

حلقے میں بیٹھ، شہرِ نبی ﷺ کا خیال کر
نظروں کو مُوند، اور جُھکا سَر، درود بھیج

پھر دیکھ، کس طرح سے مدینے بلاتے ہیں
اک مرتبہ تو با دلِ مضطر درود بھیج

یہ ہے نیاز مندی تو خُوش قسمتی بھی ہے
میرے حضور سرورِ دیں ﷺ پر درود بھیج

سُن لے تُو اسمِ سرور و سرکار ﷺ جس گھڑی
بن عجز و انکسار کا پیکر، درود بھیج

مسرور ہوں گے ایسے خشوع سے مُصطفیٰ ﷺ
تُو بار بار صیغے بدل کر ــــ درود بھیج

تُو چاہتا ہے اپنا اگر حُسنِ عاقبت
پیشِ حبیبِ خالقِ اکبر ﷺ درود بھیج

تسلیم کر کہ رحمتِ عالم حضور ﷺ ہیں
کر لے گا تو جہاں کو مسخّر، درود بھیج

مصروف ہے اِسی میں خُدائے کریم بھی
تُو بھی برُوئے سیّد و سرور ﷺ درود بھیج

ٹھہرا بہ فضلِ قادرِ مُطلق تُو نعت گو
محبُوبِ کبریا ﷺ کے ثناگر! درود بھیج!

گر چاہتا ہے، قُربتیں آقا ﷺ کی ہوں نصیب
شہرِ نبیؐ پاک ﷺ میں جا کر درود بھیج

دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں وہ گونجا ہُوا سلام
تُو بھی حضُورِ شافعِ محشر ﷺ درود بھیج

عُقبیٰ میں سُرخروئی اگر چاہتا ہے تُو
تقلیدِ رب شعار کر، اکثر درود بھیج

محمودؔ بھیک دیں گے، ملے گی تونگری
سرکار ﷺ ہیں بڑے ہی کرم گُستر، درود بھیج!

حیّ علی الصلوٰۃ

وِردِ درودِ پاک ہے رحمت کا راستہ
آقا حضورؐ ﷺ کے درِ دولت کا راستہ

جس نے بہ دل درود پڑھا، مل گیا اُسے
گنجینۂ مسرّت و بہجت کا راستہ

میں جادۂ درود نہ چھوڑوں گا موت تک
یہ راستہ ہے منزلِ الفت کا راستہ

صلِّ علیٰ وظیفۂ ربّ و ملائکہ!
لاریب ہے یہ حق و صداقت کا راستہ

شہرِ درود، شہرِ نبی ﷺ کا کیا ہے قصد
نظروں کے سامنے ہے ہدایت کا راستہ

ممکن نہیں کہ چھوڑ دوں راہِ درود کو
سیدھا ہے یہ رسائیِ جنّت کا راستہ

جب حرزِ جاں کروگے، وظیفہ جو رب کا ہے
پاؤ گے تب سکونِ طبیعت کا راستہ

صلِّ علَی النّبی نے بچایا ہے روزِ حشر
تھا اک یہی حصولِ شفاعت کا راستہ

پڑھ کر درود جو کرے خالق سے التجا
پائے گا بالیقیں وہ حقیقت کا راستہ

اپناتے ہیں مظاہرِ فطرت یہی رَوِش
نذرانۂ درود ہے فطرت کا راستہ

جس کا شعار صلِّ علَی المصطفیٰؐ ہوا
اُس کو ملا ہے نورِ طریقت کا راستہ

میں نے بھی اختیار کیا ہے درود سے
تعبیر ہائے خوابِ مسرّت کا راستہ

جس جا پہ رنج و درد و الم کا گزر نہیں
وردِ صلوٰۃ ایسا ہے راحت کا راستہ

ایسا درود گو ہوں کہ آقا ﷺ کو ہے خبر
جاتا ہے کس طرف مری نیّت کا راستہ

ہر وقت ہونا صلِّ علَی المصطفیٰؐ کا ورد
تدبیر کا ہے، فہم و فراست کا راستہ

میری اسی وسیلے سے تو مغفرت ہوئی
صلِّ علیٰ ہے حُسنِ ندامت کا راستہ

چل کر رہِ صلوٰۃ پہ دیکھا کہ ہے یہی
تکریم و احترام کا، عزّت کا راستہ

وردِ درودِ پاک بدرگاہِ مصطفیٰ ﷺ
ہے حاضریٔ شہرِ محبّت کا راستہ

خالق نے حکمِ صلّوا علیہِ دیا ہمیں
یہ ہے قبولِ حرفِ اطاعت کا راستہ

آخر کو ہم نے پا ہی لیا صورتِ درود
محمودؔ انتہائے عقیدت کا راستہ

حیّ علی الصلوٰۃ

وردِ درودِ پاک ہُوا ہم نشینِ شوق
عظمت کا آسمان بنی ہے زمینِ شوق

شام و پگاہ وردِ درودِ حضور ﷺ ہے
اک واردات دل تو یہی ہے قرینِ شوق

ہو گا درودِ پاک جو اس پر لکھا ہُوا
پُر نُور ہو گا حشر میں رُوئے حسینِ شوق

در پر بُلا رہے ہیں مجھے صدقۂ درود
میرے حضور ﷺ کو جو ہُوا ہے یقینِ شوق

پیشِ حضور ﷺ صَلِّ عَلٰی کی ہیں ڈالیاں
پھل پھول دے رہی ہے مری سرزمینِ شوق

آتی رہے گی لب سے صدائے درودِ پاک
اُٹھے گی ان کے در سے کہاں یہ جبینِ شوق

ان پر قدومِ سرورِ کونین ﷺ آئیں گے
دل ہیں درود گووں کے، عرش برینِ شوق

طیبہ میں جا کے پھر کہیں پڑھتا ہُوں میں درود
رہتا ہے سال بھر جو مرا دل امینِ شوق

ہے اشتیاقِ "صَلِّ عَلٰی سَیِّدِیْ" مجھے
اور عادتیں مری ہیں سبھی خوشہ چینِ شوق

کم ہو گا شوقِ وردِ درودِ حضور ﷺ کیا
ہم نے بُھگت لیے ہیں بڑے نکتہ چینِ شوق

تا حشر ان پہ صَلِّ عَلَی الْمُصْطَفٰی رہے
سرکار ﷺ دیکھ لیجے، لب ہیں امینِ شوق

ہر حال میں ہے شائقِ وردِ درودِ پاک
عازمِ رہِ مدینہ کا ہے ہم نشینِ شوق

کہتے رہے ہیں صَلِّ عَلٰی پڑھ کے آیتیں
قرآں میں جو پائے ہیں نقش و نگینِ شوق

پڑھتے ہُوئے درود، مدینے کو جائیں گے
جذبے ہمارے سارے رہے ہیں رہینِ شوق

ہوتا نہیں درود سے غفلت کا مرتکب
محمودؔ گو حقیقتاً ہے کمترینِ شوق

حیّ علی الصّلوٰۃ

اثر درودِ نبی ﷺ کا یہ دیکھا بھالا ہے
مُقدّرات کو صَلِّ عَلٰی نے ٹالا ہے

زمیں سے تا بہ فلک اور ازل سے تا بہ ابد
درودِ پاکِ پیمبر ﷺ کا بول بالا ہے

کہوں گا صَلِّ عَلٰی ہر سوالِ پُرسش پر
کہ رُستگاری کو کافی یہی حوالہ ہے

درود کا جو ضیا پاش ہے شہِ خاور
جہانِ دل پہ اُسی نور سے اُجالا ہے

صلوٰۃ سے مری نسبت ہُوئی ہے مستحکم
دیارِ نُور کی حسرت کو جب سے پالا ہے

ملے گی خُلد میں قُربت اسے پیمبر ﷺ کی
درودِ سرورِ عالم ﷺ جو پڑھنے والا ہے

سوائے وِردِ درودِ رسولِ اکرم ﷺ کے
کسی نے گرتے ہُوؤں کو کہاں سنبھالا ہے

فروتنی ہے عطیّہ درودِ آقا ﷺ کا
مجھے تو عجز کے سانچے میں اس نے ڈھالا ہے

مجھے درودِ نبی ﷺ سے جو ہو گئی نسبت
نہ ماسوا کی محبّت کا روگ پالا ہے

درود ہی میں ہے تاثیرِ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ
نہیں تو دُوریٔ طیبہ نے مار ڈالا ہے

بکھیر دے گا اسے ریزہ ریزہ کر کے درود
مرے حساب میں عصیاں کا جو رسالہ ہے

درودِ لُطفِ پیمبر ﷺ کے دم سے پڑھتے ہیں
زباں عجز پہ ورنہ گُنہ کا تالا ہے

جو اشک آنکھوں میں ہیں اور درود ہونٹوں پر
تو گویا خُلد کا ہاتھوں میں اک قبالہ ہے

ملی ہے حق سے یہ توفیق بھی کہ احقر نے
غزل میں صَلِّ عَلٰی کا بھی ڈول ڈالا ہے

ہے وجہِ "نعت" کے اجرا و ارتقا کی درود
گیارہ سال سے جاری جو یہ رسالہ ہے

درود کی جو ہے محمودؔ ہاتھ میں تسبیح
تو میرے زیبِ گلُو نعت ہی مالا ہے

حیّ علی الصلوٰۃ

بھاتی ہے ہم کو تو فقط لذّت درود کی
اللہ جانتا ہے حقیقت درود کی

جنّت میں جن کو قربِ پیمبر ﷺ کی ہے طلب
رکھتے ہیں اپنے دل میں محبّت درود کی

اِس کے طفیل پُوری ہُوئیں سب ضرورتیں
سب کچھ ملا ہے ہم کو' بدولت درود کی

رب اور فرشتے مومنوں کے رہنما ہُوئے
کہتی ہے حرف حرف یہ آیت درود کی

فکرِ زمانہ اُس کو ستائے؟ غَلَط غَلَط!
حاصل رہی ہے جس کو اعانت درود کی

لگتا ہے اب صلوٰۃ بنی ہے مری صلوٰۃ
میں نے جو کی نماز میں نیّت درود کی

منظور اِس سے مغفرتِ مومنین ہے
سرکار ﷺ کو نہیں کوئی حاجت درود کی

خالق بھی ساتھ ساتھ ہے مخلوق کے' یہاں
کیا ہے طلسم بندگئ حیرت درود کی

شغلِ درود میں جو ہے' وہ خوش نصیب ہے
بدبخت ہے' نہیں جسے فرصت درود کی

کرتا رہوں گا شکرِ خدا و رسُول ﷺ میں
عادت جو ہو گئی ہے ودیعت درود کی

تقلید بھی خدا کی ہے' تعمیلِ حُکم بھی
رد کیسے ہو سکے گی عبادت درود کی

اس میں سلام کا بھی ضروری ہے اہتمام
مقبول اس طرح سے ہے صُورت درود کی

رہتا ہوں زیرِ سایۂ اَلطافِ کبریا
برکت درود کی ہے یہ رحمت درود کی

مومن نہ کیسے شکر کے سجدے کیا کریں
بخشی ہے ان کو رب نے جو نعمت درود کی

معراج مومنوں کے لیے ہے یہی صلوٰۃ
میری سمجھ میں آ گئی حکمت درود کی

فردِ عمل کی جانچ جب ہو گی' تو دیکھنا
کیسے کُھلے گی حشر میں وقعت درود کی

طَیبہ میں حاضری کی سعادت نہ پائے کیوں
حاصل ہُوئی ہے جس کو سعادت درود کی

مطلب یہ ہے کہ آؤ درودِ رسول ﷺ کو
"حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ" ہے مدحت درود کی

آئے صدا جو نام کی یا رب! بروزِ حشر
ہو ساتھ میرے نام کے' نسبت درود کی

کرتے رہو' خدا اگر توفیق دے تُمھیں
محمودؔ جس قدر ہو اشاعت درود کی

حیَّ علی الصّلوٰۃ

درود ہی نہ پڑھا جب تو زندگی بے سُود
بغیر اس کے جو گزری ہے، وہ گھڑی بے سود

عبادتیں مرے خالق کی ہیں، قسم مجھ کو
بغیر وردِ صلوٰۃِ پیمبری ﷺ بے سود

ہُوا نہ تم پہ اگر منکشف درود کا راز
تو جان لو، ہے جہاں کی ہر آگہی بے سود

درود اُن ﷺ کو تو خالق کو ہے سجُود روا
نہ مانے کوئی جو اس کو تو بات ہی بے سود

پڑھا درود نہ اُن ﷺ پر تو جان لے غافل!
حیاتِ عارضی تیری گزر گئی بے سود

وسیلہ اس میں درودِ حضور ﷺ کا جو نہیں
یہ آرزُو، یہ دُعا، یہ طلب، سبھی بے سود

درود صدق سے پڑھ، دیکھ قُبّۂ خضرا
نہیں تو تیری نظر کی ہے روشنی بے سود

سُنے درود کے نغمے جو گوشِ محرم سے
ہو اس کے سامنے ہر شے کی نغمگی بے سود

تعلّق اس کا درودِ حضور ﷺ سے جو نہیں
کہی تو وہ ہے زیاں، اور جو سُنی بے سود

سوائے عظمتِ صلوات مُصطفائی ﷺ کے
جبیں تری جو کہیں بھی جُھکی، جُھکی بے سود

درود جتنا پڑھا تھا، اسی سے بات بنی
علاوہ اس کے سبھی حشر میں گئی بے سود

سوا درود کے، سُنتا نہیں • دعا خالق
بغیر اس کے، گزارش ہو کوئی بھی -- بے سود

بغیر صَلِّ علیٰ اُلفتِ نبی ﷺ کیسی
جو یہ نہیں ہے تو دعوائے عاشقی بے سود

گئے مدینے کو ہر سال ہم درود بہ لب
رہی نہ اپنی کبھی نگہِ مُلتجی بے سود

پڑھا درود نہ اک بار بھی جو روزانہ
تو تم نے اپنے ہاں تسبیح کیوں رکھی بے سود

نہ ہو جو اوّل و آخر درودِ پاک کا ورد
تو ہے خدائے یگانہ کی بندگی بے سود

درودِ پاک بھی بے فائدہ رہا ہے کبھی؟
ہوائے یادِ مدینہ کبھی چلی بے سود؟

گزارنی ہے یہ وردِ درود میں مجھ کو
نہیں ملی ہے خدا سے یہ زندگی بے سود

یہی مشاہدہ بھی ہے تو تجربہ بھی یہی
کہ یہ درود تو جاتا نہیں کبھی بے سود

بغیرِ صَلِّ عَلیٰ رب سے مانگ کر دیکھا؟
اک اک طلب تری، ہر ہر دُعا رہی بے سود

جو شے وسیلۂ صلوات کے بغیر ملی
وہ بے حقیقت و بے مایہ و تھی، بے سود

درود فرض ہے ہم پر تو ہے ہمارے لیے
سوا نبی ﷺ کے، کسی کی بھی پیروی بے سود

درودِ پاکِ رسُولِ خدا ﷺ نے سمجھایا
بغیرِ نعت ہے محمودؔ شاعری بے سود

حَیَّ عَلَی الصَّلوٰۃ

انعام اگر حشر کے ہنگام دیا جائے
صلوات گزاروں میں مرا نام دیا جائے

ہر شعر میں تذکارِ درودِ نبوی ﷺ ہو
جذباتِ محبّت کو جو ارقام دیا جائے

آئی یہ صدا، صَلِّ عَلیٰ صَلِّ عَلیٰ پڑھ
جب بھی یہ کہا مَیں نے، مُجھے کام دیا جائے

واصل ہو مری رُوح درودِ نبوی ﷺ سے
افسانۂ الفت کو یہ انجام دیا جائے

جب جامِ درود اپنے لبوں سے نہ ہٹایا
کوثر کا نہ کیوں حشر میں پھر جام دیا جائے

اِٹھلاتی ہُوئی جاتی ہیں طیبہ کو صبائیں
کیوں اِن کو نہ صلوات کا پیغام دیا جائے

جب صَلِّ عَلیٰ پڑھنے کی توفیق عطا کی
کیوں اور کسی طرح کا انعام دیا جائے

ہم لوگ درود آقا ﷺ پہ بھیجیں سحر و شام
اب ہم کو یہی کارِ خوش انجام دیا جائے

اللہ! وہ محشر میں بھی صلوات بہ لب ہو
جس کو بھی وہاں تمغۂ اِکرام دیا جائے

پڑھ "صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا" نیند سے پہلے
اس طرح سے اَعصاب کو آرام دیا جائے

کم پڑھتے تھے دنیا میں جو صلوات نبی ﷺ پر
بے شک اُنھیں کوتاہی کا الزام دیا جائے

جو صَلِّ عَلٰی کہتا تھا سُنّت میں خُدا کی
اللہ کہے گا، اِسے انعام دیا جائے

ہم منعقد اک محفلِ صلوات کریں گے
محشر میں اگر اِذن ہمیں عام دیا جائے

جاتا ہے درود آقا ﷺ پہ پڑھتے ہُوئے طیبہ
یہ تحفہ محبّت کا بہ ہر گام دیا جائے

ہے سعی و طواف اور درود اپنی بھی خواہش
تن ڈھانپنے کو عشق کا اِحرام دیا جائے

لب شاغلِ صلوات ہوں، مُنہ طیبہ کی جانب
اِس عُمر کو جب کالبدِ شام دیا جائے

صلوات کی تبلیغ و اشاعت کا اک اعزاز
محمودؔ کو منجملۂ خُدّام دیا جائے

حیَّ علَی الصّلوٰۃ

رب اور ملائکہ سے ملا کر صدا ذرا
اپنے غُلو کو اپنے تصوّر میں لا ذرا

اُس کی رسائی منزلِ طیبہ پہ ہو گئی
صَلِّ عَلٰی کا جس کو ملا راستہ ذرا

پڑھ عجز و انکسار سے سرکار ﷺ پر درود
حلقے میں با ادب ہُوئے سر کو جُھکا ذرا

ہر وقت بھیجتا ہے خُدا آپ ﷺ پر درود
اپنے حبیب ﷺ سے وہ نہیں ہے جُدا ذرا

حل کر لیا ہے مَیں نے درودِ حضور ﷺ سے
پیدا ہُوا ہے جب بھی کوئی مسئلہ ذرا

میں نے پڑھا درود، کہی نعتِ مصطفیٰ ﷺ
فضلِ خدا سے جب بھی ہُوا لب کُشا ذرا

محفوظ لوحِ دل پہ ہُوا ہے درودِ پاک
باقی جو ہیں سُخُن، وہ نہیں دیرپا ذرا

مشغول ہو درودِ پیمبر ﷺ میں رات دن
ہو جائے اُمّتی پہ جو فضلِ خدا ذرا

سرکار ﷺ پر درود وثنا کے سوا کبھی
کرتا نہیں ہُوں اور کوئی تذکرہ ذرا

وردِ درودِ پاک کو اپنا کے دیکھ لو
طیبہ کا جان و دل سے نہیں فاصلہ ذرا

تقلیدِ کبریا کا جو دل میں خیال ہے
آنکھوں کو مُوند شوق میں، گردن جُھکا ذرا

پڑھتا ہے رب درود جو اُن ﷺ پر، تو کس طرح
تعریف کا ہو اُمتی سے حق ادا ذرا

لب پر درود، دل میں حضُوری کی ہو تڑپ
اس کیفیت میں ہاتھ تُو اپنے اٹھا ذرا

بس، اک درود خوانِ نبی ﷺ ہوں، اگرچہ میں
مُبتلا ہوں معصیت کا، نہیں پارسا ذرا

محمودؔ ہو گی نعت مرے لب پہ حشر میں
مجھ کو دیا درود نے جو آسرا ذرا

حیّ علی الصلوٰۃ

کسی نے جب لیا نام نبی ﷺ درود پڑھا
اِدھر جو نعت بھی مَیں نے کہی، درود پڑھا

حضُور ﷺ ہی پہ پڑھا، جب کوئی درود پڑھا
بروئے پاک حیاتُ النبی ﷺ درود پڑھا

کرم کی ایک نظر حشر میں کریں گے نبی ﷺ
کہ اُن پہ ہم نے بھی تو جیتے جی درود پڑھا

ہو کیوں نہ فخر ہمیں، کیوں نہ اس پہ ناز کریں
خدا کی ہم نے بھی تقلید کی، درود پڑھا

پڑھا درود، ہُوئی کام کی نہ جب تکمیل
جب آرزو مری پُوری ہُوئی، درود پڑھا

نہ بُھولے اِس کو کسی کام میں بھی گُم ہو کر
کہ باوجودِ عدم فُرصتی درود پڑھا

خدا کا شکر کہ یہ ماسوائے نعت نہیں
جب اِس طرح سے ہُوئی شاعری، درود پڑھا

وہیں پہ چترِ کرم ہو گیا ہے سایہ فگن
ادب سے بیٹھ کر میں نے جونہی درود پڑھا

نبی ﷺ کو یاد کیا، ظلمتوں نے گھیرا جب
جو دل میں شمع سی روشن ہوئی، درود پڑھا

خدا نے چاہا تو غافل نہ ہوں گے مَر کر بھی
اگر بفضلِ خُدا جیتے جی درود پڑھا

خدا کا خاص کرم اِس کو مَیں سمجھتا ہوں
کہ جب بھی بات نبی ﷺ کی ہُوئی، درود پڑھا

کرم کے، لُطف کے سائے رہا نصیب رہے
کہیں بھی، جب بھی، میں نے کوئی درود پڑھا

ہُوئی ہے لیلائے فطرت بھی ہم نوا میری
سکُوتِ لب سے جو مَیں نے کبھی درود پڑھا

پذیرا ہو گا یہاں بھی تو حشر کے دن بھی
جو تم نے از رہِ عشقِ نبی ﷺ درود پڑھا

نبی ﷺ کے ذکر میں، طیبہ کی فکر میں مجھ پر
جو طاری ہو گئی وارفتگی، درود پڑھا

کلامِ حق میں جو تاکید ہے تو پھر مَیں نے
سلام جس میں ہو شامل، وہی درود پڑھا

بُھلائے میں نے کبھی جب علائقِ دُنیا
تو دل نے دی یہ صدا، واقعی درود پڑھا

وتیرہ میرا ہمیشہ سے یہ رہا ہے رشیدؔ
نبی ﷺ کے شہر کی یاد آتے ہی درود پڑھا

حیّ علی الصّلوٰۃ

اپنی آنکھیں وِردِ صَلّی اللہ میں نم کیجئے
یُوں مُداوائے الم، درمانِ ہر غم کیجئے

نام سُنتے ہی نبیؐ پاک ﷺ کا، پڑھیے درود
ایسا موقع جب بھی آ جائے، تو سر خم کیجئے

شاغلِ وِردِ درودِ پاک رہیّے روز و شب
دُنیوی مصروفیت کو اپنی، کچھ کم کیجئے

وہ بھی پڑھتا ہے، درودِ پاک پڑھیے آپ بھی
اِس طرح سے اِتّباعِ ربِّ اکرم کیجئے

تر زباں رہیے درودِ سرورِ کونین ﷺ میں
جب بھی ذکرِ شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ کیجئے

دیکھیے گا منفعت بخشی درودِ پاک کی
شرط ہے، اس کو ہمہ اوقات ہمدم کیجئے

ذکرِ شہرِ نُور سے، وِردِ درودِ پاک سے
حدّتِ مجبوریٔ طیبہ کو مدھم کیجئے

ہر مَرض، ہر ایک بیماری کا استیصال ہو
مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ پڑھ کے جو دم کیجئے

لال رکھیے کثرتِ صلوات سے اپنی زباں
ماسوائے مُصطفیٰ ﷺ ہر ذکر کم کم کیجئے

تذکرہ صَلِّ عَلٰی کا کیجیے جب بھی اِدھر
بہتے اشکوں کو اِدھر گُلرنگِ شبنم کیجیے

نامِ آقا ﷺ پر نہ پڑھیے گر درود اک مرتبہ
سیکڑوں بار اپنی بدبختی پہ ماتم کیجیے

آپ آ جائے خدائے پاک کو پیار آپ پر
اس طرح وردِ درودِ پاک پیہم کیجیے

لوگ جتنے بھی ہیں شیدائے درودِ مُصطفیٰ ﷺ
دل کے دروازے پہ سب کا خیر مقدم کیجیے

اپنی عادت ہی بنا لیجیے درودِ پاک کو
اور، اِس عادت کو پھر کچھ اور مُحکم کیجیے

اسمِ اعظم جانیے صَلِّ عَلٰی کے ورد کو
زندگی بھر کے لیے پھر خود کو بے غم کیجیے

جتنے پڑھنے والے ہیں سرکارِ والا ﷺ پر درود
ہو سکے محمودؔ تو اُن کو منظم کیجیے

حیَّ علی الصلوٰۃ

جس کے لب پر نغمۂ صَلِّ عَلٰی آیا نہیں
اُس کو خلّاقِ جہاں نے طیبہ پہنچایا نہیں

جو ملائک کا ہُوا ہے ہم زباں صلوات میں
بارگاہِ لم یزل سے اُس نے کیا پایا نہیں!

پڑھ کے آقا ﷺ پر درودِ پاک۔ اپنے آپ کو
"مدح گوئے مُصطفیٰ ﷺ" کیا ہم نے منوایا نہیں؟

بھیجتا ہے کیا فقط وہ آپ ہی اُن ﷺ پر درود
کیا خُدا نے مومنوں کو بھی یہ فرمایا نہیں؟

باوجودِ معصیت لب پر درودِ پاک ہے
یُوں مجھے دوزخ کے لائق رب نے ٹھہرایا نہیں

پڑھ درودِ پاک ذوق و شوق سے، پھر دیکھ لے
چترِ رحمت کا ترے سر پر تنا سایہ نہیں؟

ہم رہیں جاتے ہیں جس دن سے مئے حُبِّ صلوٰۃ
غم اسی کے فضل سے ہم نے کوئی کھایا نہیں

لُطفِ آقا ﷺ متقی لوگوں سے کیا مخصُوص ہے؟
عاصیوں سے کیا درود آقا ﷺ نے پڑھوایا نہیں؟

ہے درودِ پاک ہی میری متاعِ زندگی
ماسوا اس کے رہا کوئی بھی سرمایہ نہیں

ایک ہستی کے سوا، جس پر کروروں ہیں درود
اِس دلِ حق آشنا میں اور کوئی آیا نہیں

پڑھنے والا ہوں درودِ پاک کا، ہوں سر بُلند
ہاتھ دنیا میں کسی کے در پہ پھیلایا نہیں

جو نبی ﷺ کے نام کو سُن کر نہیں پڑھتا درود
وہ خدائے لم یزل کو ہمدمو! بھایا نہیں

اُس کے ہونٹوں پر صلوٰۃِ مصطفیٰ ﷺ کیسے سجے
ہدیے اشکوں کے، نبی ﷺ کے در پہ جو لایا نہیں

میں درودِ پاک کی نعمت کا قائل ہوں، مجھے
بار بار آقا ﷺ نے کیا طیبہ میں بُلوایا نہیں

نعت ہے محمودؔ یا نغمہ درودِ پاک کا
بس یہی دو کام ہیں جن سے مَیں باز آیا نہیں

حَیَّ عَلَی الصَّلوٰۃ

ہے وِردِ درود ایک ہی عادت مرے رب کی
کیا جانیے، کیا اِس میں ہے حکمت مرے رب کی

پڑھنا جو درود اُن ﷺ پہ ہے سُنّت مرے رب کی
سرکار ﷺ کے بندوں پہ ہے شفقت مرے رب کی

حضرت ﷺ پہ درود اُس کا شعارِ ازلی ہے
تعریف کیا کرتے ہیں حضرت ﷺ مرے رب کی

وہ ہوتی ہے متعلّقِ صلواتِ پیمبر ﷺ
جو بات مرے لب پہ ہو بابت مرے رب کی

اک کام میں ہم کو بھی شریک اُس نے کیا ہے
کیا اِس سے بڑی ہے کوئی نعمت مرے رب کی؟

جو صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی کا ہے وظیفہ
ہے بخششِ اُمّت کو، یہ حکمت مرے رب کی

بن جائے وہاں حلقۂ صلوات گزاراں
کچھ لوگوں پہ ہو جائے جو رحمت مرے رب کی

جو کام وہ خود کرتا ہے، کہتا ہے، کروں مَیں
ہے درجۂ اولیٰ پہ عنایت مرے رب کی

جو حکمِ صلوٰۃ اس کا، نہ مانے گا سیہ بخت
دیکھے گا نہ صُورت کسی صُورت مرے رب کی

جس میں ہے درود آقا ﷺ پہ پڑھنے کی ہدایت
واضح ہے اُس آیت سے محبّت مرے رب کی

تخلیق کیا آپ، درود آپ پڑھا ہے
سرکار ﷺ پہ مائل ہے طبیعت مرے رب کی

غافل نہ رہے بندہ درودِ نبوی ﷺ سے
یہ بھی ہے حقیقت میں عبادت مرے رب کی

وہ وردِ صلوٰۃِ شہِ والا ﷺ میں مگن ہو
جس شخص کو مل جائے ہدایت مرے رب کی

رہتا ہے مرے لب پہ درود اُس کے نبی ﷺ کا
نعمت سی یہ نعمت ہے ودیعت مرے رب کی

رکھتا ہے وہ خود کو جو یُصَلُّوْن کی صف میں
معلوم ہوئی مجھ کو یہ عادت مرے رب کی

ترسیلِ صلوٰۃ آقا و مولا ﷺ پہ کیے جا
بخشش کا وسیلہ ہے یہ نعمت مرے رب کی

کیوں حکمِ درود اُس کا مَیں مانوں گا نہ جی سے
دل پر جو ہے محمودؔ حکومت مرے رب کی

محمودؔ درود اس کے پیمبر ﷺ پہ پڑھوں گا
چھوٹے گی کبھی مجھ سے نہ سُنّت مرے رب کی

حیّ علی الصلوٰۃ

جو جان لو، ہے کہاں تک رسا درود شریف
تو پڑھتے جاؤ تا روزِ جزا درود شریف

نبی ﷺ سے حق کی جو محبوبیت کا رشتہ ہے
اُسی کا نام ہُوا دُوسرا درود شریف

زمانے بھر کے پریشان حال یہ سُن لیں
ہر اک مَرَض کی ہے واحد دوا درود شریف

شفاعتوں کے طلب گار کی زباں پر ہے
بہ پیشِ شافعِ روزِ جزا ﷺ درود شریف

ہُوئی ہے سمت مری راست شہرِ آقا ﷺ تک
بنا ہے جب سے مرا رہنما درود شریف

الم سے، رنج و مصیبت سے، یاس و حرماں سے
بچا چکا ہے مجھے بارہا درود شریف

جو ہم نشیں ہے مرا "تُو" تو ذکرِ طیبہ کر
سُنا درود مجھے ۔ پھر سُنا درود شریف

الم کے، یاس کے، چھٹتے ہیں کس طرح بادل
یہ دیکھنا ہے تو پڑھ لے ذرا درود شریف

لو، ہم سے پوچھو کہ ہم پر عیاں ہے یہ نکتہ
مدینہ جانے کا ہے راستہ درود شریف

کسی بھی اور نبی پر خُدا نہیں پڑھتا
فقط حضور ﷺ ہی کو ہے رَوا درود شریف

مُجھ ایسے معصیت پیشہ کا شغل بھی ہے یہی
جو اُن ﷺ پہ بھیجتے ہیں پارسا درود شریف

لیا جو نامِ نبی ﷺ، جب پڑھا، لکھا جب بھی
کمالِ عجز سے میں نے پڑھا درود شریف

ہمیشہ جو درِ خالق پہ مُستجاب ہُوئی
مری دعا ہے، مری التجا درود شریف

ہو کیوں نہ نعتِ پیمبر ﷺ میں تر زباں میری
مرے لبوں سے رہا آشنا درود شریف

وہاں سے آیا جو پیغامِ التفات مجھے
درِ حضور ﷺ پہ پہنچا مرا درود شریف

ہر اِک نفس مرا ممنونِ لُطفِ آقا ﷺ ہے
ہے امتنان و سکُوں کی بِنا درود شریف

یہی ہے فخر و مباہات کا سبب محمودؔ
کہ ہم زبانِ خالق ہُوا درود شریف

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ

ہماری زندگی سے غم کا رشتہ تو مسلسل ہے
مُداوائے الم لیکن درودِ پاکِ مُرسل ﷺ ہے

ہے ارشاداتِ محبوبِ خُدائے پاک ﷺ سے ظاہر
سب اوراد و وظائف میں درودِ پاک افضل ہے

درودوں کا ہدیّہ بارگاہِ شاہِ والا ﷺ میں
دُکھوں کا ہے یہی درماں تو عُقدوں کا یہی حل ہے

اُسے قُربت خُدائے لم یزل کی ہو گئی حاصل
درودِ سرورِ عالم ﷺ میں جو مصروف ہر پل ہے

یہ آئی ہے صدا دل سے، مرا وجدان کہتا ہے
کہ محشر میں درودِ پاک کی پُرسش ہی اوّل ہے

افادیت سے اس کی، کون کافر ہے جو منکر ہو
درودِ پاک ہی تو منبعِ دینِ مکمّل ہے

جو ہے ارشادِ صَلُّوْا سَلِّمُوْا بھی ساتھ فرمایا
درودِ پاک وہ جس میں سلام آئے، مکمّل ہے

وہی ہیں صَرفِ صلواتِ رسولُ اللہ ﷺ سے غافل
حواسِ خمسہ میں اک ایک حس جس جس کی مُختل ہے

گناہوں کے توافُر سے تھی بنجر سرزمیں دل کی
درودِ پاک پڑھتا ہوں تو کشتِ جاں میں جل تھل ہے

جو ہے تو آج مصروفِ درودِ پاکِ پیغمبر ﷺ
سمجھ لے ہم نشیں میرے، ضیا اُفگن تری کل ہے

نہیں پڑھتا درود اُن پر، تو اُن کا ہے، نہ خالق کا
مرے سرکار ﷺ کا ارشادِ والا قولِ فیصل ہے

اِسی سے حاضری ہر سال ہوتی ہے مدینے میں
درودِ پاک پڑھنے سے مرے جذبوں میں اُچھل ہے

درودِ مصطفیٰ صَلِّ عَلیٰ ہے میرے ہونٹوں پر
رسُولِ پاک ﷺ کی مدحت کی روشن دل میں مشعل ہے

یہ نکتہ مل گیا ہم کو احادیثِ پیمبر ﷺ سے
کہ ہے مزرع درودِ پاک، قُربِ مصطفیٰ ﷺ پھل ہے

تمازت اس کے عصیاں کی، جلا سکتی نہیں اس کو
سرِ محمودؔ پر صلواتِ پیغمبر ﷺ کا بادل ہے

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ

لب پہ ہے جو درود کی مشعل
دل میں روشن رہے وُہی مشعل

وِردِ صَلِّ عَلَی الرَّسُوْل کیا
ضو فگن دل میں ہو گئی مشعل

لَو وِلائے درود کی دل میں
ہاتھ آئی ہے نعت کی مشعل

ہم نے آقا ﷺ پہ جب درود پڑھا
دیکھتے دیکھتے جلی مشعل

ہے درودِ رسُول ﷺ کی صُورت
اک ضیا ریز دائمی مشعل

عالَمِ عالَم درود کے انوار
شمعِ آقا ﷺ ہے ایزدی مشعل

وِردِ صلواتِ پاک سے ہم نے
قلب کے طاق میں دھری مشعل

ماسوائے صلوٰۃِ آقا ﷺ کے
ہم نے دیکھی نہیں کوئی مشعل

قلبِ مومن نہ مُستنیر ہو کیوں
جب ہے صَلِّ عَلَی النَّبِی مشعل

خلد تک راستہ دکھائے گی
ہے جو وردِ صلوٰۃ کی مشعل

نورِ صَلِّ عَلیٰ ہو کیوں مدّھم
دل میں روشن ہے ہاشمی مشعل

جب درودِ نبی ﷺ سے جلتی ہے
ختم کر دے گی تیرگی مشعل

نُورِ صلوات کے تصرّف سے
میری اُفتادگی بنی مشعل

دل سے پھوٹی شعاعِ مہرِ درود
چشمِ حیرت نے دیکھ لی مشعل

روشنی چار سُو درود کی ہے
ہاتھ میرے یہ لگ گئی مشعل

میرے دل میں درود کا نیّر!
میری آنکھوں میں سرمدی مشعل

کبریا نے بشکلِ صَلِّ عَلیٰ
اُمّتِ مُسلمہ کو دی مشعل

دیکھی شیدائیوں کے حلقے میں
وِردِ صلواتِ پاک کی مشعل

جس کا منبع درودِ سرور ﷺ ہے
نُور سے اُس کے ہی جلی مشعل

دم ہے ایسا درودِ نبوی ﷺ کا
جس سے طاغوت کی بجھی مشعل

گھر میں وِردِ درود سے اپنے
روز جلتی ہے اک نئی مشعل

ہونٹ محمودؔ کے مُنوّر ہیں
جل رہی ہے درود کی مشعل

حیّ علی الصّلوٰۃ

درودِ پاک پڑھنا جن کا ٹھہرا امتیاز اکثر
رہے آلائشِ دُنیا سے وہی تو بے نیاز اکثر

زباں پر جن کے، رہتی ہے درودِ پاک کی کثرت
درِ رحم و کرم اُن کے لیے رہتا ہے باز اکثر

اِسی کا نام تو صَلِّ عَلیٰ کی ہے اثر ریزی
مِرے احساس پر ہوتی ہے جو جلوہ طراز اکثر

درودِ پاک پڑھتے ہو تو پھر بے چارگی کیسی
کہ ہے آمادۂ چارہ گری خود چارہ ساز اکثر

نیاز آگیں ہُوں، پڑھتا ہوں درود اور نعت کہتا ہوں
مِری امداد کرتا ہے مِرا عجز و نیاز اکثر

درودِ پاک پڑھنے میں جُھکا رہتا ہے سر جس کا
ہُوا وہ بارگاہِ کبریا میں سرفراز اکثر

کیا کرتے ہیں جن کے لب درودِ پاک کی کثرت
تو اُن کے کام کرتا ہے کریم و کارساز اکثر

ہے جاری سلسلہ فیضِ درودِ پاک کا ایسے
کرم بندے پہ فرماتے ہیں وہ بندہ نواز ﷺ اکثر

مَیں شہرِ نُور میں صَلِّ عَلیٰ بر لب پہنچتا ہُوں
مجھے طیبہ میں پہنچاتا ہے یُوں ذوقِ نیاز اکثر

درودِ پاک پڑھنے سے کشائش دل میں ہوتی ہے
ادا کرتا ہوں ان کیفیّتوں ہی میں نماز اکثر
کوئی کہ دے اُنھیں جا کر، رَوِش اپنی بدل ڈالیں
درود آقا ﷺ پہ جو پڑھتے نہیں مدحت طراز اکثر
اثر محمودؔ جو صَلِّ عَلٰی کا دل پہ ہوتا ہے
بطُونِ شعر سے اُس کا ہُوا اِفشائے راز اکثر

حیّ علی الصلوٰۃ

مقبولِ بارگاہ عمل ہدیۂ درود
ہے سب سعادتوں کا بدل ہدیۂ درود
کرتے ہیں پیش حُسنِ عقیدت لیے ہُوئے
نادار ہوں کہ اہلِ دُوَل ہدیۂ درود
وردِ ملائکہ بھی یہی ہے شبانہ روز
ہے خالقِ جہاں کا عمل ھدیۂ درود
قبلہ جو راست ہے تو سب اَصناف میں لکھو
تخمیس و قطعہ ہوں کہ غزل، ہدیۂ درود
کی جائے اِس کے ساتھ دعا جو، قبول ہو
سارے وظیفوں میں ہے اٹل ہدیۂ درود
درمانِ درد و رنج و الم ہے فَقَط یہی
ہیں عُقدے جتنے، اُن کا ہے حل ہدیۂ درود
اِس میں تو کچھ ریا کا تصوُّر بھی ہے محال
ہے بے نیازِ مکر و دغل ھدیۂ درود
جن کو رہی مَحبّتِ محبُوبِ کبریا ﷺ
تھا اُن کی زندگی کا عمل ہدیۂ درود
ہے ابتدائے علم و عمل شُکرِ کبریا
اور انتہائے علم و عمل ھدیۂ درود

اِس کے اثر سے ختم ہُوئی ہیں عداوتیں
کرتا ہے الفتوں کو سہل ہدیۂ درود

تقدیر کے لکھے میں بھی کرتا ہے بے دریغ
فضلِ خُدا سے ردّ و بدل ہدیۂ درود

ہم اُمّتی حضورؐ ﷺ کے ٹھہرے جو دوستو!
اِس اعتراف کا ہے محل ہدیۂ درود

محمودؔ یہ جو اپنا وظیفہ ہے آج کا
محشر میں کام آئے گا کل ہدیۂ درود

حیَّ علی الصلوٰۃ

ہم نے صلوات کو جب حُسنِ ہُنر جانا ہے
تو اِسی رُخ سے مُقدّر کو سنور جانا ہے

جن کو معلوم ہُوئی منزلِ مقصودِ درود
اُن کو اِس رستے پہ پھر شام و سحر جانا ہے

پڑھ درود آقا ﷺ پہ دن رات بہ طیبِ خاطر
تجھ کو گر میرے پیمبر ﷺ کے نگر جانا ہے

نہ خُدا ہیں، نہ بشر ہم سے، ہو اُن پر صلوات
جن کو محبوبِ خُدا، خیرِ بشر ﷺ جانا ہے

یہ کرم صَلِّ عَلٰی کا ہے کہ طیبہ پہنچے
اپنی آہوں کا نہیں اِس کو اثر جانا ہے

خوفِ دنیا نہیں ہم کو، نہ خطر محشر کا
راہِ صلوات پہ بے خوف و خطر جانا ہے

نکل آئے ہیں جو پڑھتے ہُوئے آقا ﷺ پہ درود
ہم نے اُن اشکوں کو صد رشکِ گہر جانا ہے

ہم نہ بھٹکیں گے رہِ صَلِّ عَلٰی سے، ہم نے
شہرِ الفت کی اسے راہ گزر جانا ہے

بھیگتی آنکھ، درود، آقا ﷺ کا در، پہلی نظر
ہم نے اس لمحے کو تکمیلِ نظر جانا ہے

شب وہی شب ہے، پڑھیں جس میں درود آقا ﷺ پر
اور ایسی ہی سحر کو تو سحر جانا ہے

جب دعا کرنی ہے پڑھ کر صلواتِ نبوی ﷺ
دل میں رکھتے ہوئے اُمیدِ اثر جاتا ہے

لب پہ صلوات لیے، دل میں مدینہ رکھ کر
حشر میں ہم نے بہ اندازِ دگر جانا ہے

کچھ تعلّق نہیں اِس سے، وہ سفر ہو کہ حضَر
ہم نے پڑھنا ہے درود اُن پہ، جدھر جانا ہے

اشک کیوں صَلِّ عَلٰی یاد میں اُن کی نہ پڑھیں
خاکِ طیبہ کو اگر کحلِ بصر جانا ہے

جو درود آقا ﷺ پہ پڑھتا ہے مسلماں، اس کو
ہم نے منجملۂ اربابِ نظر جانا ہے

ہے یہی طیبہ رسائی کا طریقہ اپنا
وردِ صلوات کو ہی سیم و گہر جانا ہے

معرفت اس کو ہُوئی صَلِّ عَلٰی کی حاصل
جس نے سرکار ﷺ کا گھر جائے مفَر جانا ہے

بے پر و بال سہی فکر کا طائر، پھر بھی
اسے صلوات کی منزل پہ اُتر جانا ہے

حاضری ہوتی ہی رہتی ہے درِ سرور ﷺ پر
جب سے صلواتِ نبی ﷺ میرِ سفر جانا ہے

جتنے دن طیبہ میں پڑھتے ہیں درود آقا ﷺ پر
یاد رہتا ہی نہیں ہے، ہمیں گھر جانا ہے

اسمِ آقا ﷺ پہ ہے صلوات کا پڑھنا واجب
ہم نے ہر لمحہ اسے پیشِ نظر جانا ہے

آخری وقت مرے لب پہ ہو محمودؔ درود
یُوں تو جو آیا جہاں میں، اسے مَر جانا ہے

حیّ علی الصلوٰۃ

جو صلوٰۃِ مُصطفٰی ﷺ کے گیت ہی گاتا رہا
داد و تحسیں وہ فرشتوں تک سے بھی پاتا رہا

دل میں جو پڑھتا رہا آہستہ آہستہ درود
ہر سعادت کو وہ اپنے نام لکھواتا رہا

تہ بہ تہ جتنے حجابِ ذات تھے، اُٹھتے گئے
اک وظیفہ تھا کہ جو پردوں کو سرکاتا رہا

وہ خوشی حاصل ہُوئی وردِ درودِ پاک سے
رنج کا، اندوہ کا، احساس تک جاتا رہا

زندگی میں بس درود آقا و مولا ﷺ پر پڑھا
وِرد اربابِ عقیدت کو یہی بھاتا رہا

میں رہا غافل نہ اُس عرصے میں بھی صلوات سے
ہجرِ طیبہ مجھ کو جتنی دیر تڑپاتا رہا

کیوں نہ زیرِ سایۂ رحمت رہوں گا حشر میں
مَیں، جو لوگوں سے درودِ پاک پڑھواتا رہا

نیند کی آغوش میں جانے سے پہلے پڑھ درود
ہاتفِ غیبی سے رب یہ مجھ کو سنواتا رہا

اب اُمیدِ مغفرت ہے اِس وظیفے سے مجھے
عمر بھر اپنے عمل پر تو مَیں شرماتا رہا

اک مُقدّر کا دَھنی پڑھتے ہُوئے صَلِّ عَلٰی
سامنے گُنبد کے بیٹھا، اشک برساتا رہا

تھا مرے وِجدان کا اَلطاف، راتوں کو مجھے
جو ملائک سے درودِ پاک سُنواتا رہا

ہو طمانیت شناسا حشر میں مجھ سا کوئی!
کیا درودِ پاک کا سر پر مرے، چھاتا رہا!

لُطف و اِکرامِ خُدا کرتا رہا مجھ کو غنی
مَیں درود آقا ﷺ پہ پڑھتا، ہاتھ پھیلاتا رہا

مل گئی اُس کو حضُوری بھی درودِ پاک سے
دُوریٔ طیبہ کا جو انسان غم کھاتا رہا

کس لیے غفلت ہُوئی وِردِ درودِ پاک سے
دل تمھارا جب تمھیں ہر بات سمجھاتا رہا

مار کھائی اُس نے تو صَلِّ عَلٰی کے وِرد سے
ورنہ تو ابلیس ہم سے اپنی منواتا رہا

جو وظیفہ خالق و مالک کا ہے، اِس کا بھی ہے
اپنے اِس اِعزاز پر محمودؔ اِتراتا رہا

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ

درود اپنا شناسا ہو گیا ہے
ہمیں یُوں حوصلہ سا ہو گیا ہے

درودِ پاک پڑھنے سے مِرا دل
حریمِ عرش کا سا ہو گیا ہے

مکیں صَلِّ عَلٰی پڑھتے ہیں جس کے
وہ گھر دولت سَرا سا ہو گیا ہے

درود آقا ﷺ پہ جو ہر روز بھیجے
وہ اربابِ وفا سا ہو گیا ہے

پڑھا شب کو درود آقا ﷺ پہ جس دم
اجالا صبح کا سا ہو گیا ہے

درودِ پاک ہم پڑھتے رہیں گے
یہ دل سے فیصلہ سا ہو گیا ہے

مِرا دل شاغلِ صلوات ہو کر
زمانے سے جُدا سا ہو گیا ہے

وظیفہ ہے صلوٰۃِ مُصطفیٰ ﷺ کا
جو آوازِ درا سا ہو گیا ہے

جونہی آیا درود آقا ﷺ پہ پڑھنا
الم کا خاتمہ سا ہو گیا ہے

جو پڑھتا ہے درود آقا ﷺ پہ دن رات
وہ ڈر سے ماورا سا ہو گیا ہے

درودِ پاک پڑھنا اور سُننا
ہمارا مشغلہ سا ہو گیا ہے

طلب آبِ صلوٰۃِ پاک کی ہے
دل اپنا پھر پیاسا ہو گیا ہے

درود آقا ﷺ پہ بھیجو، یہ نہ سمجھو
کہ اُن کا حق ادا سا ہو گیا ہے

جنھیں صَلِّ عَلٰی سے کم تھی نسبت
اُنھیں بھی اِرتقا سا ہو گیا ہے

ملا قُربِ صلوٰۃِ پاکِ آقا ﷺ
وظیفہ کہرُبا سا ہو گیا ہے

سکوں ایسا ملا ہے پڑھ کے صلوات
کہ دل بے مُدّعا سا ہو گیا ہے

کلامِ پاکِ خالق کا ہر اک لفظ
درودِ پاک کا سا ہو گیا ہے

درودِ پاک سے محمودِ خاطی
بھر حالت شناسا ہو گیا ہے

حیَّ علَی الصَّلوٰۃ

اِس درجہ ہے محبّت اثر حلقۂ درود
رکھتا ہے لُطف و کیف دِگر حلقۂ درود

دوزخ کا خوف دل سے مٹاتا ہے بے دریغ
کرتا ہے بے نیازِ خطر حلقۂ درود

خالق کا لُطف، رحمتِ محبُوبِ کبریا ﷺ
ہے ذوق و شوقِ قلب و نظر حلقۂ درود

پرتَو فگن اُدھر سے ہُوا ہالۂ عطا
قائم کیا جو ہم نے اِدھر حلقۂ درود

سائے میں اس کے، لیتے ہیں ہم عافیت کی سانس
ایسا ہے سایہ دار شجر حلقۂ درود

بابِ حقیقت اہلِ بصیرت پہ وا ہُوا
ہے اِرتقائے قلب و نظر حلقۂ درود

ہم پر ہیں خاص رحمتیں آقا حضُور ﷺ کی
قائم ہے اُن کے زیرِ اثر حلقۂ درود

موجود خود ہیں اِس میں نبی ﷺ مانتے ہیں سب
جب دیکھتے ہیں اہلِ بصر حلقۂ درود

جو حلقۂ اثر ہے کسی کا، وہاں کریں
برپا تمام اہلِ نظر حلقۂ درود

تم پاؤ گے نگاہِ کرم کی لطافتیں
جاری رکھو جو شام و سحر حلقۂ درود

دنیائے دُوں کو بھول کر بیٹھو گے جب یہاں
دے گا جہان بھر کی خبر حلقۂ درود

حفظ و اماں کی، عافیت کی اک فصیل ہے
ہے سب مصیبتوں میں سپر حلقۂ درود

رحمت خدا کی ہو گی تمھارے قریب تر
قائم کرو عزیزو! اگر حلقۂ درود

پڑھنا درودِ پاک بدرگاہِ مُصطفیٰ ﷺ
احسن ہے، اور بجا ہے۔ مگر حلقۂ درود!

رکھتے ہیں قائم رات دن نورانیت سمیت
محمودؔ آفتاب و قمر حلقۂ درود

حیّ علی الصّلوٰة

محبّت وجہِ خُوشحالی بھی ہے، غم کا مُداوا بھی
صلوٰة آقا ﷺ پہ پڑھنے کا سکھاتی ہے سلیقہ بھی

زباں پر کیوں نہ ہو صَلِّ عَلٰی صَلِّ عَلٰی ہر دم
یہ ہدیہ بھی عقیدت کا ہے اور اپنا فریضہ بھی

بنے ہیں جس کے باعث مُتّقی اقطاب دنیا میں
وہی ہے ہم سے دُنیا دار لوگوں کا وظیفہ بھی

ہمیں کیا ڈر جہنّم کا کہ رکھتے ہیں سرِ محشر
بھروسا رحمتِ حق پر، درودِ پاک ہدیہ بھی

یہ استفہام آقا ﷺ پر درودِ پاک پڑھوائے
کہیں نام اپنا اُن کے چاہنے والوں میں ہو گا بھی؟

مرے ہونٹوں پہ رہتا ہے درودِ پاک کا نغمہ
مری آنکھوں میں بستا ہے مرے آقا ﷺ کا روضہ بھی

اُسی پر ہوں عمل پیرا، جو کرتا ہے مرا خالق
مَیں تقلیدِ خُدا کا اس طرح کرتا ہوں دعوٰی بھی

درودِ پاک سے حق آشنائی سب سے آساں ہے
بتاؤ، ماسوا اس کے، ہے کوئی اور رستہ بھی؟

سوا صَلِّ عَلٰی کے، اور علاوہ ذکرِ طیّبہ کے
مرے ہونٹوں پہ کب تذکار آیا ہے ذرا سا بھی

درودِ پاک حلقے میں بھی پڑھتا ہُوں محبّت سے
مگن رہتا ہوں اِس میں، جب میں ہوتا ہُوں اکیلا بھی

نبی ﷺ کی نعت ہو گی حشر کے دن میرے ہونٹوں پر
درودِ پاک کا ہو گا مِرے ہاتھوں میں جھنڈا بھی

نہ پوچھو لُطف سلامی درودِ پاک کی اُس دم
جب آقا ﷺ آپ ہوں گے حشر کے دن جلوہ آرا بھی

کرم آقا ﷺ کا ہوتا ہے جو پڑھتا ہوں درود اُن پر
مَیں حلقے میں بھی، گھر میں بیٹھ کر بھی، اور تنہا بھی

درودِ پاک کی کثرت سے اِک دن آ ہی جائے گا
مدینے سے بُلاوے کی ہَوا کا ایک جھونکا بھی

مِرے سرکار ﷺ ہیں محمودؔ میری جان کے مالک
صلوٰۃ اُن پر، سلام اُن پر، مِری جاں کا تقاضا بھی

حیّ علی الصلوٰۃ

بھیجے درود صاحبِ قرآن ﷺ کے لیے
فرمان ہے یہ صاحبِ ایمان کے لیے

مَیں بھی ہوں اور ملائکہ بھی ہیں درود گو
کیسی طمانیت ہے یہ وجدان کے لیے

اِس سے، فقط اِسی سے ملا رُوح کو قرار
وجہِ سکُوں ہے صلِّ علیٰ جان کے لیے

جو کام ہے خُدا کا، وُہی کر رہا ہے یہ
اعزاز یہ بہت نہیں انسان کے لیے؟

توصیفِ مُصطفیٰ ﷺ اگر منظور ہو تمھیں
"اللہ کا درود" ہے عُنوان کے لیے

وہ جا رہا ہے اپنے نبی ﷺ کا درود خواں
مُجھ کو کہیں یہ حشر میں پہچان کے لیے

صلِّ علیٰ کا وِرد نبیؐ کے حضوُر میں
اک واسطہ ہے ذات کے عرفان کے لیے

خالق جو بھیجتا ہے درود اُن ﷺ کی ذات پر
ہے اُن کی منزلت کے لیے، شان کے لیے

پلڑا خطاؤں کا بہت اُونچا چلا گیا
وِردِ درود لائے جو میزان کے لیے

جنّت میں لے کے جائے گا پڑھنا درود کا
تشویق زا یہ بات ہے رضوان کے لیے

نعتیں کہیں، درود پڑھا ہم نے رات دن
کُتّے کچھ اس طریق سے شیطان کے لیے

صدقے میں ہو درود کے، اپنے لیے وہی
کی جو دعا حضُور ﷺ نے حسّان رضی اللہ عنہ کے لیے

سرنامہ جن کا شرف درود و سلام ہے
نعتیں ہیں یہ رمرے نویسِ دیوان کے لیے

محمودؔ شغل اپنا جو، ہر صبح و شام ہے
اک مشغلہ وہی تو ہے رحمان کے لیے

حیَّ علَی الصّلوٰۃ

لب پر ہو درودِ شہِ ابرار ﷺ عزیزو!
کرتے رہو اس ورد کی تکرار عزیزو!

کیوں بات نہ ہر بار کروں صلِّ علیٰ کی
سرکار ﷺ سے ہے مجھ کو سروکار عزیزو!

لب پر ہے درود آج اگر یادِ نبی ﷺ میں
مل جائے گی کل لذّتِ دیدار عزیزو!

کرتے ہوئے تبلیغ درودِ نبوی ﷺ کی
کیونکر نہ عقیدے کا ہو اظہار عزیزو!

پہنچو جو مدینے تو ہو صلوات لبوں پر
رکھنا یہ وظیفہ سرِ دربار عزیزو!

پڑھتا ہے درود اپنے نبی ﷺ پر جو ہمیشہ
ہو جائے گا جنّت کا سزاوار عزیزو!

محشر میں لگاؤں گا مَیں اک نعرۂ صلوات
مجھ کو جو ملی رُخصتِ گفتار عزیزو!

کیوں جھینپتے ہو صلِّ علیٰ کہتے ہوئے تم
کرتے نہیں کیوں اُنس کا اظہار عزیزو!

ایسے میں بھی میں فرض سے غافل نہیں رہتا
پڑھتا ہوں اگر نعت کے اشعار عزیزو!

مصروف رہو صَلِّ عَلٰی پڑھنے میں کُھل کر
کرنا ہے جو سرکار ﷺ کا دیدار عزیزو!

اُس دن بھی بندھے ہاتھوں درود اُن پہ پڑھوں گا
آئیں گے نظر جب مِرے سرکار ﷺ عزیزو!

رکھتے ہو محبّت جو درودِ نبوی ﷺ سے
کردار سے بھی اس کا ہو اقرار عزیزو!

پڑھتے رہے صلوات تو اُن کو بھی نہیں غم
رکھتے ہیں گناہوں کے جو انبار عزیزو!

پڑھتا ہے درود آقا ﷺ پہ محمودؔ شب و روز
کام آئے گا محشر میں یہ کردار عزیزو!

حیّ علی الصلوٰۃ

کیسے نہ کبریا سے ہو واصل درود خواں
عُشّاقِ مصطفیٰ ﷺ میں ہے شامل درود خواں

تقلید پر جو اُس کی ہے مائل درود خواں
خوشنودیٔ خُدا کا ہے حامل درود خواں

لیتے ہیں اُس کو سایۂ رحمت میں مُصطفیٰ ﷺ
رکھتا ہے ایسا جذبۂ کامل درود خواں

اربابِ عشق اِس میں در آئیں بلا جھجک
یُوں کھولتا ہے اپنا درِ دل درود خواں

زندہ رہے زمیں پہ یا زیرِ زمیں رہے
طیبہ کی سرزمیں کے ہے قابل درود خواں

محفل کو چار چاند لگیں گے، خُدا گواہ
جس وقت ہو گا زینتِ محفل درود خواں

پاتا ہر ایک شے ہے، مگر مانگتا نہیں
آقا ﷺ کے در کا ایسا ہے سائل درود خواں

جب گام زن رہا ہے رہِ مُستقیم پر
ہو گا ضرور واصلِ منزل درود خواں

اُس دن سے اِس میں بس گئے سرکارِ دو جہاں ﷺ
جس دن سے ہو گیا ہے مِرا دل درود خواں

صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيْ
رکھتا ہے یہ نقوش تہِ دل درود خواں

اپنائیت حضور ﷺ سے ہے یا ہے غیریت
ہے اُن کے درمیاں حدِ فاصل درود خواں

دنیا و آخرت کے ہیں جتنے معاملات
پاتا ہے ان میں کب کوئی مشکل درود خواں

جلوے محبّتوں کے نظر آئیں گے اسے
دیکھے اٹھا کے پردہ حائل درود خواں

جب بھی تھا یہ فضائلِ سرور ﷺ کا مُعترف
کرتا ہے اب بھی وصفِ شمائل درود خواں

جو کچھ اِسے ملا ہے، اُسے بانٹتا ہے یہ
ایسا سخی ہے، ایسا ہے باذِل درود خواں

حیرت سے دیکھتے ہیں فلک پر ملائکہ
رکھتا ہے کچھ عجیب خصائل درود خواں

پڑھتا ہے ہر مصیبت و تکلیف میں درود
پاتا ہے اس کو مُرشدِ کامل درود خواں

محمودؔ ہے خُدا کے فرامین مان کر
سرکار ﷺ کی بڑائی کا قائل درود خواں

حیَّ علی الصلٰوۃ

درودِ پاک کو جب رہبرِ کامل سمجھتے ہیں
کوئی مشکل سی مشکل ہو تو کب مشکل سمجھتے ہیں

اَہَم اُن سب میں پاتے ہیں صلوٰۃِ مصطفیٰ ﷺ کو ہم
کہ جن اوراد کو وجہِ سکونِ دل سمجھتے ہیں

درودِ مُصطفیٰ (صَلِّ عَلٰی) کا جو ہُوا عامل
تو ایسے شخص کو ہم مومنِ کامل سمجھتے ہیں

ہے عُشّاقِ حبیبِ کبریا ﷺ میں منزلت اُن کی
درودِ پاک کو جو عشق کا حاصل سمجھتے ہیں

درودِ پاک سے کرتے ہیں سَر، گردش زمانے کی
کہ راس کو اپنا ماضی، حال، مُستقبل سمجھتے ہیں

درودِ پاک کے رستے سے کب ہٹتے ہیں وہ راہی
رسُولُ اللہ ﷺ کے قریے کو جو منزل سمجھتے ہیں

میانِ کُفر و ایماں اپنا مسلک ہے بہت واضح
درودِ پاک ہی کو ہم حدِ فاصل سمجھتے ہیں

نبی ﷺ کی بارگہ میں بھیجتے ہیں ہم درود اکثر
اُنھیں بندوں سے اور اللہ سے واصل سمجھتے ہیں

درودِ پاک پڑھتا ہے جو نامِ مُصطفیٰ ﷺ سن کر
ہر ایسے شخص کو حلقے میں ہم شامل سمجھتے ہیں

درود آقا ﷺ پہ پڑھ کر نعت کے اشعار کہتے ہیں
غزل کہنے کو اب ہم سعیٔ لاحاصل سمجھتے ہیں

درودِ پاک ہم ہونٹوں کی جُنبش سے نہیں پڑھتے
کہ ہم اس کو "حسابِ دوستاں در دل" سمجھتے ہیں

جو تقلیدِ خُدا کرتے ہیں محمودؔ، اُن کو جائز ہے
کہ اپنے آپ کو اعزاز کے قابل سمجھتے ہیں

حیّ علی الصلوٰۃ

حضوُر ﷺ اُن کا مُقدّر اُجال دیتے ہیں
درود خوانوں کو اوجِ کمال دیتے ہیں

درود اُن پہ جو فرما کے اَیُّکُم مِثلِیْ
جہاں کو آپ ہی اپنی مثال دیتے ہیں

اُسے سکھاتے ہیں صَلِّ عَلٰی کا پڑھنا بھی
جسے سلیقۂ حُسنِ مقال دیتے ہیں

درود جب بھی مَیں پڑھتا ہوں اُن کی خدمت میں
ہر ایک شے مِری جھولی میں ڈال دیتے ہیں

حضوُر ﷺ خود ہی تو اپنے درود خوانوں کو
رسائی تا بہ حریمِ جمال دیتے ہیں

دل آئنہ بنے، بھیجو درود آقا ﷺ پہ
وہ رُوح و قلب و نظر کو اجال دیتے ہیں

درود خوانوں کو جب دیکھتے ہیں غرقِ گُنہ
حضوُر ﷺ اُنھیں عرقِ انفعال دیتے ہیں

رہوں درود کی تبلیغ میں سدا مصروف
حضوُر ﷺ خود مجھے ایسا خیال دیتے ہیں

حقیقتاً تو صلوٰۃِ رسُول ﷺ کے نغمے
سبھی جراحتوں کو اندمال دیتے ہیں

درود پڑھتا ہو، جو اتّباع کرتا ہو
اُسی کو منصبِ فکر و خیال دیتے ہیں

یہ انعقادِ محافل، یہ حلقہ ہائے درود
طبیعتوں کو بڑا اعتدال دیتے ہیں

جدھر سے آتے ہیں ہدیے درود کے، آقا ﷺ
محبّتیں اُسی جانب اُچھال دیتے ہیں

روا ہے شرفِ نبی ﷺ کو درود بندوں کا
حضور ﷺ آئی قضا کو بھی ٹال دیتے ہیں

اہم درود کو کم جو سمجھتے ہیں بندے
تو اپنے ذہن کو وہ اختلال دیتے ہیں

درود بھیجوں نہ کیوں اُن کی ذات پر محمودؔ
جو نعت کہنے کی مُجھ کو مجال دیتے ہیں

حیّ علی الصّلوٰۃ

ہم جو صلوات کے نغمات سُناتے پھرتے
اپنے کھاتے ہیں سعادات لکھاتے پھرتے

ہوتا سرمایۂ صلوات جو کچھ کیسے میں
دولتِ عشقِ پیمبر ﷺ کو لُٹاتے پھرتے

چلتے پھرتے جو، درود آقا ﷺ پہ پڑھتے رہتے
اپنے اندوہ و غم و رنج مٹاتے پھرتے

وِردِ صلوات سے قسمت جو بناتے اپنی
ہاتھ کیوں دشت شناسوں کو دکھاتے پھرتے

چند دن پڑھتے نہ جو اسمِ محمد ﷺ پہ درود
سال ہا سال یہی قرض چکاتے پھرتے

واسطہ پڑتا سوالاتِ اَدَق سے کیسے
حشر میں گیت جو صلوات کے گاتے پھرتے

رائی جتنا بھی ہو ایمان میسّر جن کو
وِردِ صلوات سے کیوں جی کو چُراتے پھرتے

فضلِ حق سے جو ملی صَلِّ علیٰ کی دولت
کیوں کسی اور کا احسان اٹھاتے پھرتے

مُرتسم صَلِّ علیٰ جن کے لبوں پر رہتا
حشر میں ہاتھ وہ لوگوں سے ملاتے پھرتے

ہو جو پاتی کہیں تعمیلِ فَسَبِّحُوْا ہم سے
وصف صلواتِ پیمبر ﷺ کے، سُناتے پھرتے

چھوڑ کر وِردِ درود، اور جو باتیں کرتے
اپنے اَعصاب کو بے وجہ تھکاتے پھرتے

یہ عمل صَرف درودِ نبوی ﷺ میں ہوتا
اور کسی بات پہ کیا اشک بہاتے پھرتے

ہوں گے میزاں پہ عَدد صَلِّ عَلٰی کے بھاری
کیوں نہیں راز یہ ہم سب کو بتاتے پھرتے

سربلندی ہمیں دی صَلِّ عَلٰی نے کیا خوب
جا بجا ورنہ سرِ عجز جھکاتے پھرتے

دست بستہ جو پڑھا کرتے درود آقا ﷺ پہ
آگے ہر شخص کے، کیوں ہاتھ بڑھاتے پھرتے

ہوتے جو لرزہ بر اندام، وہ ہوتے ہم تو
جشنِ صلوات قیامت میں مناتے پھرتے

نیند آنکھوں میں نہ ہو، اور ہو لب پہ صلوات
کیوں مدینے میں کوئی نیند کے ماتے پھرتے

درس آ آ کے سُنا کرتے فرشتے خُود بھی
ہم، سبق صَلِّ عَلٰی کا جو پڑھاتے پھرتے

لب پہ محمودؔ جو صلوات کے نغمے ہوتے
ہر قدم دولتِ تسکین لٹاتے پھرتے

حیّ علی الصلوٰۃ

وِرْد راسخ جب درودِ پاک کا ہوتا گیا
دل سے ہر اندیشۂ فردا ہَوا ہوتا گیا

بندہ جُوں جُوں عاملِ صَلِّ عَلٰی ہوتا گیا
اُس کا دل نُورِ نبی ﷺ کا آئنہ ہوتا گیا

ابتدا فرمائی جس کی خود خدائے پاک نے
وہ وظیفہ زینتِ ہر دوسرا ہوتا گیا

پھیلتی بڑھتی گئی صَلِّ عَلٰی کی روشنی
اِس طرح اِفشائے اَسرارِ بقا ہوتا گیا

ہُوک بھی اُٹھتی رہی وِردِ درودِ پاک سے
درد بھی عشقِ مدینہ کا سوا ہوتا گیا

بخششیں ہوتی گئیں اُن کی، جو پڑھتے تھے درود
حشر کے دن بھی پیمبر ﷺ کا کہا ہوتا گیا

آشنائے ذاتِ برحق ہے، اسے حق جانیے
جو درودِ مصطفیٰ ﷺ سے آشنا ہوتا گیا

کیوں نہ پڑھتا وہ تواتُر سے درودِ پاک کو
جس کو جُوں جُوں اقتبارِ اِلتجا ہوتا گیا

رات کا پچھلا پہر، نعتِ پیمبر ﷺ اور درود
وقت راضی کیفیتوں میں صبح کا ہوتا گیا

جب اکیلے میں درودِ پاک مَیں پڑھتا رہا
نقش جو دل پہ دُوئی کا تھا، فنا ہوتا گیا

پیش جو کرتا رہا آقا ﷺ کی خدمت میں درود
اُس کا دنیا اور عقبیٰ میں بھلا ہوتا گیا

زندگی بہتر سے بہتر خود بخود ہوتی گئی
وردِ صلواتِ پیمبر ﷺ مُدّعا ہوتا گیا

جب تہِ دل سے کوئی پڑھتا رہا صَلِّ عَلٰی
قرض جتنا تھا محبّت کا، ادا ہوتا گیا

میری تسبیحِ صلوٰۃِ مُصطفیٰ ﷺ بڑھتی گئی
پیار میں دل جیسے مُجلّا ہوتا گیا

خود مُقدّر بنتا جاتا ہے درودِ پاک سے
کون کہتا ہے کہ قسمت کا لکھا ہوتا گیا

طیبہ کو جاتا رہا صَلِّ عَلٰی کہتا ہُوا
جس کی جانب مُصطفیٰ ﷺ کا اِعتنا ہوتا گیا

چند تھے پہلے تو بندے حلقۂ صلوات میں
حیطہ یہ آہستہ آہستہ بڑا ہوتا گیا

حاضری ہر سال طیبہ میں مِری ہوتی رہی
پُختہ تر ذوقِ درودِ مُصطفیٰ ﷺ ہوتا گیا

مَیں تو ہر ہر شعر میں صَلِّ عَلٰی کہتا رہا
یوں، مذاقِ فن مِرا سب سے جُدا ہوتا گیا

رب، فرشتے، انبیاؑ و اولیاؒ، مَیں، اور درود
اِک تعلّق سلسلہ در سلسلہ ہوتا گیا

ہے ترشّح وردِ صَلَّی اللہ کا محمودؔ پر
یوں ثمر ور ایک بے برگ و نوا ہوتا گیا

حیَّ علَی الصَّلوٰۃ

(۶۳۔ اشعار)

جو ہے گونج صَلِّ عَلٰی کی غزل میں
نبی ﷺ جانتے ہیں کہ لاہور کی ہے

درود ان ﷺ پہ پڑھتا ہے ربِّ عُلا بھی
یہی بات ہے ایک، جو غور کی ہے

دعا، اور درود، اور نبی ﷺ کا وسیلہ
جو کی آرزو تو اِسی طَور کی ہے

تمنّا جو کی وردِ صلوات کر کے
وہ پُوری مِرے رب نے فی الفور کی ہے

صحابہؓ کی آنکھیں تھیں معروفِ صلوات
جو اچھا تھا، یہ بات اُس دَور کی ہے

پڑھا ہے درود اِس جگہ بھی پہنچ کر
محبّت حرا کی ہے، اور ثَور کی ہے

زباں پہ درودِ نبی ﷺ ہو بھی تو کیا
جو تصویر دل میں کسی اور کی ہے

درودِ نبی ﷺ سے ہوں احوال بہتر
حکومت یہاں ظلمت و جَور کی ہے

مَیں درود آقا ﷺ پہ پڑھتا ہوں جنابِ زاہد!
مجھ کو تو آپ اِسی کام میں رہنے دیجے
ہم نہ باز آئیں گے صلواتِ نبی ﷺ سے ہرگز

چاہے جتنے بھی ہیں آپ اُلجھنے دیجے
جی میں گر ہے کہ زمیں بوس ہو عصیاں کا محل
تیشۂ صَلِّ عَلٰی سے اسے ڈھنے دیجے

حق ہے الفت کا، درود آقا ﷺ پہ پڑھتے رہیے
یادِ طیبہ میں بہیں اشک تو بہنے دیجے
کیوں نہ دکھلایئے مومن کو رہِ صَلِّ عَلٰی
کیوں غمِ دُورئ طیبہ اُسے سہنے دیجے

مَیں قائلِ صلوات ہُوا اور رہوں گا
ارشاد جو ہے صَلُّوا عَلَیْہِ کا، وہ سُن کے
پائیں یہ کہیں حُسنِ قبول اپنے نبی ﷺ سے
کچھ پھول درودوں کے میں لایا ہوں جو چُن کے
اُکساتے ہیں ہر وقت مجھے صَلِّ عَلٰی پر
الطاف جو ہیں مجھ سے گنہگار پہ اُن ﷺ کے
فنِ نعت ہے یا ذکرِ درودِ نبوی ﷺ ہے
اِس حد میں تو محمودؔ بھی قائل ہیں سخن کے

روزِ ازل جو ربّ و ملائک نے کی شروع
جاری رہے گی تا بہ ابد محفلِ درود
جب ہو گا امتحاں کا کڑا وقت تو ضرور
روزِ نشور دے گی مدد محفلِ درود
اِس میں تو کوئی شک ہی نہیں ہے کہ ہو گی
مقبولِ بارگاہِ صمد محفلِ درود
اِس کی قبولیت میں ہے شُبہہ بھی ناروا
ممکن ہی کب ہے، ہو کبھی رد محفلِ درود

ہو کے ممنونِ کرم، صَلِّ عَلٰی کی شکل میں
پیش کرتا ہُوں بدربارِ پیمبر ﷺ شکریہ
حبّذا قسمت، لبوں پر ہے درودِ مصطفیٰ ﷺ
سایۂ محشر سر پہ ہیں نعلینِ اطہر، شکریہ
درس خود اُس نے دیا مجھ کو درودِ پاک کا
اپنے خالق کا ادا مجھ سے ہو کیونکر شکریہ

پھر ہو گا ادا اذنِ صلوٰۃ آپ کو حق سے
لازم ہے مگر اشکِ ندامت سے وضو ہو
پھر سوزنِ صلوات سے یہ بھی ہے ضروری
کردار کا جو چاک نظر آئے، رفو ہو

چہرے دھواں دھواں ہیں قیامت میں سب، مگر
دیکھو، درود خواں کی ہے پیشانی تاب ناک
جو معتقد نہیں ہے صلوٰۃِ رسُول ﷺ کا
پھٹکار اس کے چہرے پہ ہو گی، تو منہ میں خاک

روزِ نشور پُرسشِ فردِ عمل کے وقت
کام آئیں گے ضرور حوالے درود کے
رہتے ہیں ہم کریم خدا کی نگاہ میں
محمودؔ ہم ہیں چاہنے والے درود کے

ویسے ہی پڑھنا لازمی ٹھہرا درودِ پاک

جیسے رسولِ پاک ﷺ کا ہے احترام فرض
اُن میں ہے اک "وظیفۂ خلّاقِ دو جہاں"
میں نے کیے درود کے جو چند نام فرض

کارگر اُس پہ نہ ہو گا وار ظلمت کا کوئی
جس کے اندر روشنی دیتی ہے قندیلِ درود
بارہ سو اشعار اس کی مدح میں موزوں ہُوئے
ہو گئی وارد مِرے دل پہ جو تفضیلِ درود

درود پڑھ کے رسولِ کریم ﷺ پہ پہلے
خدا کے آگے جو چاہو، وہ مُدّعا رکھنا
درود کو نہ بُھلانا قسم خدا کی تمھیں
کوئی تو طیبہ پہنچنے کا راستہ رکھنا

جب تک یہ درود آپ کے اب تک نہیں آتا
کچھ بھی تو اثر شعر و ادب تک نہیں آتا
جب تک نہ سفارش ہو درودِ نبوی ﷺ کی
انعامِ خدا دستِ طلب تک نہیں آتا

نامِ نبی ﷺ کو سُن کے جو پڑھتے نہیں درود
کافی ہے یہ رویّہ تباہی کے واسطے
توبہ قبول ہوتی ہے وردِ درود سے
رستہ یہی ہے معذرت خواہی کے واسطے
تسلیم ہو گا حشر میں، اُن کا غلام ہوں

ہو گا درود میری گواہی کے واسطے

اعزاز انتہائی ہے سرکار ﷺ پہ درود
خالق کی ہم نوائی ہے سرکار ﷺ پہ درود
تسکینِ روح و جاں کا ہے واحد سبب یہی
آلام سے رہائی ہے سرکار ﷺ پہ درود
حاجت نہیں ہے جس میں قعود و سجود کی
کیسی یہ جبّہ سائی ہے سرکار ﷺ پہ درود

میں نے جس صیغے میں بھیجا ہے پیمبر ﷺ پہ درود
مجھ کو ہر حرف میں اک خُلد دکھائی دی ہے
بہرہ ور مجھ کو کیا لطفِ صلوٰۃِ نبوی ﷺ سے
کب مجھے رب نے فقط نعت سرائی دی ہے

اِسی سے نکلے گی آخر رہائی کی صورت
کریں درود کی عیاں شعار پابندی
جو مُخلصی کی طلب ہے بروزِ حشر تمھیں
درود کی یہاں کرنا شعار پابندی

حصولِ علم درودِ نبی ﷺ ہی جب نہ ہُوا
پھر اور علم جو حاصل کیا تو کیا حاصل
درود ہی سے شغف جب نہ ہو، تو اے زاہد!
عباتوں کا ہے سب اہتمام لاحاصل

چشمے پھوٹے ہیں یوں درودوں کے
ہو گئے لب پہ دل کے جذبے نقش

پڑھ کے صلوات، اپنی آنکھوں میں
یادِ طیبہ کے اُبھرے کیسے نقش

صادق نبی ﷺ پہ صَلِّ عَلٰی صدقِ دل سے پڑھ
صدق اُن کا وہ تھا جس کے تھے منکر بھی معترف

دیوان پُورا اِس نے اس موضوع پر لکھا
ایسا ہُوا درود کا، شاعر بھی معترف

آقا ﷺ کی بات کرتا رہا یا صلوٰۃ کی
جو ذکر ماسوا کا تھا مجھ کو لگا غلط

ہر سابقہ و لاحقہ اس کا نہیں درود
ہر التجا غلط رہی، اک اک دعا غلط

جہاں لبوں پہ حرفِ درود جاری ہُوئے
اک ایک جرم ہمارا، وہیں معاف ہُوا

اِسی درود کے باعث نہ مجھ پہ آنچ آئی
اگرچہ ہر دُنی فطرت مرے خلاف ہُوا

محسوس کر کہ کیسا عمل ہے ترا عمل
محمودؔ وردِ قادر و معبود ہے درود

کون ہے، جس نے پڑھا ڈوب کے آقا ﷺ پہ درود

ایسے انگیخت کیا فیضِ اَتَم کو کس نے
ہو درود آقا و مولا ﷺ پہ ـــ سوائے اُن کے
دُور دنیا سے کیا ظلم و ستم کو کس نے

گنجائش اِس میں غفلت و تاخیر کی نہیں
وہ یوں کہ ہے درود تو فرضِ مؤکدہ

ہو کے جب عصیاں سے تائب
پڑھا درود، مصائب غائب

اختتامیہ

خداوندِ قُدّوس و کریم جلّ و عُلا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے مجھے ماہنامہ "نعت" کی صُورت میں (جنوری ۱۹۸۸ سے باقاعدہ اشاعت) اب تک نعت و سیرت کے موضوع پر قریباً ۱۶۰۰۰ صفحات مرتّب کر کے شائع کرنے کی توفیق مرحمت فرمائی۔

یہ بھی اُسی کے کرم سے ممکن ہُوا کہ میں نے قطعات کی صورت میں "سیرتِ منظوم" لکھی۔ اب تک کسی اور شاعر نے اِس صِنف میں یہ جسارت نہیں کی۔

خالق و مالکِ حقیقی جلّ شانہٗ نے مجھ سے "شہرِ کرم" بھی لکھوائی جس کے پہلے حصّے "مُصطفیٰ ﷺ نگر" میں ۹۳ نعتیں اور ۱۴۳۔ اشعار مدینۂ طیّبہ کی تعریف و ثنا میں ہیں۔ دوسرے حصّے "مسکنِ سرکار ﷺ" میں ایک نعت اور ۱۷۶۔ اشعار ہیں جو میرے پہلے مجمُوعہ ہائے کلام "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ"، "حدیثِ شوق" اور "منظومات" میں شامل تھے اور جن میں شہرِ کرم طیبۂ اقدس (علیٰ صاحبہ الصّلوٰۃ والسّلام) کی مدحت ہے۔ تیسرے حصے "قریۂ محبّت" میں ۷۹۔ قطعات شہرِ سرکار ﷺ کے بارے میں ہیں۔ اِس طرح مجموعی طور پر "شہرِ کرم" میں ۹۳ نعتیں، ۷۹۔ قطعات اور ۳۱۹۔ فردیات ایک ہی موضوع پر ہیں۔ یہ اعزاز بھی رؤف و رحیم نے احقر کو عطا فرمایا۔

مَیں اِس نظرِ عنایت پر بھی بارگاہِ اُلُوہیّت میں سراپا سپاس ہوں کہ میرے پنجابی کے مجموعۂ نعت "نعتاں دی لّٹی" میں آقا حضور ﷺ کے لیے تُو یا تُم کا صیغہ استعمال نہیں ہُوا۔ یہ سعادت بھی پنجابی شاعروں میں صِرف مجھے حاصل ہُوئی۔

اور۔۔۔۔۔

جی چاہتا ہے کہ ہزار سجدوں سے زیادہ وقیع سجدہ دربارِ مسجود و معبود میں پیش کروں کہ اُس نے مجھے اُس وظیفے کی تعریف میں شعر کہنے کی توفیق عطا فرمائی جس میں وہ خود مصروف رہتا ہے۔ "حَیَّ عَلَی الصَّلوٰۃ" میں ایک حمد، ۹۳ نعتیں اور ۹۳ فردیات ہیں۔ اِن قریباً بارہ سو اشعار میں سے ہر شعر کا موضوع درودِ پاک ہے۔ اس سے پہلے کسی زبان کے کسی شاعر کا ایسا کوئی مجموعۂ نعت نہیں ہے جس میں صِرف اس موضوع پر طبع آزمائی کی گئی ہو۔ بلکہ صرف تین چار شاعر ایسے ہوں گے جنھوں نے اس موضوع پر ایک سے زیادہ منظومات کہی ہوں۔

"حَیَّ عَلَی الصَّلوٰۃ" میرا نواں (9) اُردو مجموعہ نعت ہے۔ اس سے پہلے کے آٹھ مجموعہ ہائے نعت اور ایک مجموعۂ کلام "منظومات" میں درودِ پاک کے موضوع پر جو کچھ موجود ہے، ان میں غزل کی ہیئت میں سات، مخمّس کی صورت میں دو، مُسدّس کی صنف میں ایک، قطعات کی صورت میں ۳۵، تضمیس کی شکل میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرّحمہ کے دو اشعار کی تضمین اور ۳۷۔ اشعار ہیں۔

میرے آقا و مولا، حضور سیدُ الانبیا، محبُوب کبریا علیہ التحیۃ والثناء میرا یہ ہدیۂ عقیدت قبول فرمالیں تو زہے نصیب!

راجا رشید محمود